عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوة

انٹرنیشنل

جلد ۵

شمارہ ۲۴

خوشاب کے معروف زمینداروں کی تحریک ختم نبوت میں شمولیت

جڑانوالہ سے ایک خوش کن مکتوب

خدا نے مجھے قادیانیت کے دام تزویر میں پھنسنے سے کیسے بچایا۔؟

ہم لکھ کر اور آپ پڑھ کر نعرہ لگائیں

ختم نبوت زندہ باد

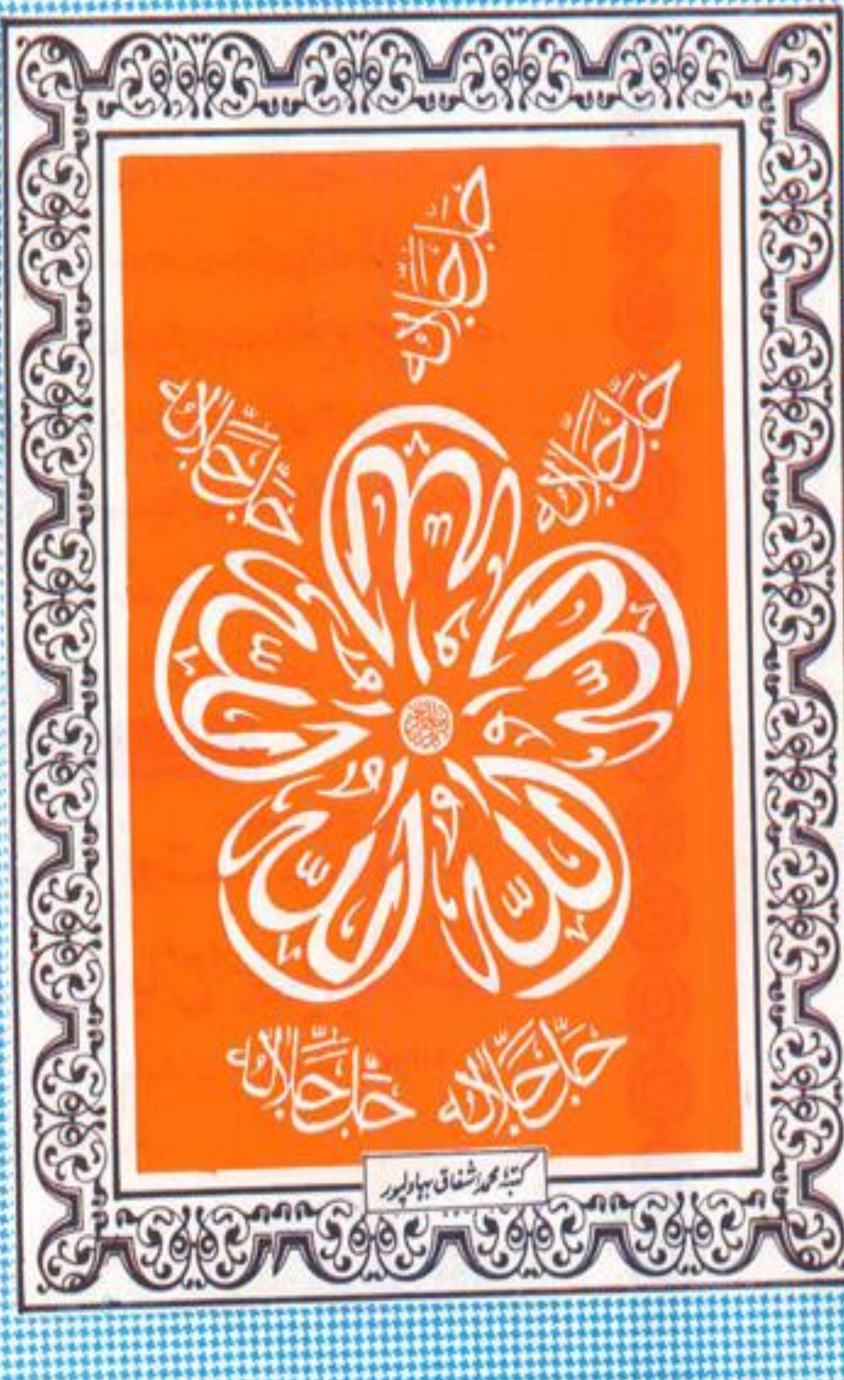

لٹریچر کی اشاعت میں حصہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ـــــ مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے ۔

اَلحَمدُ لِلّٰہ ـــــ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں ۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو ، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے ۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے ۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے ۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں ۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ۔ ملتان
فون ـــــ 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش ۔ کراچی ۳ ، پاکستان ۔ فون ـــ ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں ۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان ، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۲۶۲
(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان ، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

جلد نمبر ۵ | ۱۷ تا ۲۳ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ بمطابق ۲۱ تا ۲۷ نومبر ۱۹۸۶ء | شمارہ نمبر ۲۴

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۶۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
چائنا	۳۷۵ روپے
فی جی۔ نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ، مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ	حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
ربوہ	شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی	عبدالخالق علوی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان	محمد شعیب تحسین گوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودہا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ
بارباڈوس	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	میاں اشرف جاوید
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشس	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

بریڈفورڈ کے مسلمانوں میں اشتعال کی لہر بدستور جاری ہے

تمام مکاتب فکر کے راہنماؤں اور علماء کرام کے زیراہتمام احتجاجی جلسہ

بریڈفورڈ (نمائندہ خصوصی) ۵ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو برطانیہ کے شہر بریڈفورڈ میں کونسل برائے مساجد کے زیراہتمام جامع مسجد تبلیغ الاسلام میں قادیانیوں کے خلاف زبردست احتجاجی جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کرام دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث اور شیعہ نے شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت حضرت مولانا لطف الرحمٰن نے کی۔ جلسہ ۴ گھنٹے جاری رہا۔ بریڈفورڈ کے علاوہ دوسرے شہروں سے بھی مسلمانوں نے جوق در جوق شرکت کی۔ قادیانیوں نے اعلان کیا تھا کہ مسلمانوں کے جلسہ کو انتقامی کارروائی کے طور پر نہیں ہونے دیں گے۔ لیکن مسلمانوں کا جذبہ قابل دید تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پورا برطانیہ بیدار ہو گیا ہے۔ جلسہ میں حضرت مولانا محمد یوسف متالا، عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا اشرف وسایا نے شرکت کی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے اس بات کا اظہار کیا کہ قادیانی ہرگز مسلمانوں کا فرقہ نہیں بلکہ ان کا مذہب اسلام سے علیحدہ ہے انہوں نے حکومت برطانیہ اور برطانوی پریس سے کہا کہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ قادیانی فرد مسلمانوں کی نمائندگی نہیں کرتا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں گذشتہ اتوار ۲۸ ستمبر ۱۹۸۶ء کو ہونے والے واقعہ پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا جس میں قادیانیوں نے اپنے جلسے کے اشتہار میں رام اور گورونانک کے لیے صلی اللہ علیہ وسلم جیسی اسلامی اصطلاحات استعمال کرتے ہوئے انبیاء کی توہین کی۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح انبیاء کی توہین کرنے والے قادیانیوں کو جلسہ کرنے کی اجازت ہم نہیں دے سکتے۔ آخر میں کونسل برائے مساجد بریڈفورڈ کی طرف سے مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ قادیانی (جو خود کو احمدی کہتے ہیں) پوری امت مسلمہ کی جانب سے غیرمسلم قرار دیے جا چکے ہیں (تمام مسلمان اس امر پر یقین محکم رکھتے ہیں کہ دیگر غیر مسلموں کی طرح قادیانی بھی اسلام، قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمائندگی نہیں کر سکتے۔ مسلمان دیگر مذاہب کا احترام کرتے ہیں اور دیگر مذاہب میں مداخلت پر یقین نہیں رکھتے۔ اسلام کا نام استعمال کیے بغیر ہر فرقہ کو اپنے عقائد کا پرچار کرنے کی پوری آزادی ہے مسلمان کسی غیرمسلم فرد کو اسلام کی نمائندگی کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اور نہ یہ برداشت کر سکتے ہیں کہ کوئی غیرمسلم فرد اسلام کو نقصان پہنچائے۔ اور مسلمان کا بھیس بدل کر مسلمانوں کی نمائندگی کا دعویٰ کرے۔ اگر قادیانی اسلام کا نام استعمال نہ کریں۔ اور خود کو مسلمانوں کے نمائندے ظاہر نہ کریں تو مسلمانوں کو ان سے کوئی عداوت نہیں ہے۔ مسلمانوں کو قادیانیوں نے جلسہ عام (بمقام سنٹرل لائبریری) میں شرکت کی دعوت دی تھی۔ اس کی تصدیق مسلم تنظیموں اور بعض مسلمان شخصیتوں کو ملنے والی خط و کتابت سے ہوتی ہے۔ پولیس کی جانب سے حقائق کو مسخ کر کے پیش کیا گیا۔ کہ مسلمان جلسہ گاہ کے باہر جمع ہو گئے تھے جبکہ درحقیقت وہ لائبریری میں جلسہ میں شرکت کے لیے گئے تھے۔ اور پولیس نے غیر قانونی طور پر شرکت کے حق کو پامال کیا۔ پولیس کی کارروائی ذلت آمیز، اشتعال انگیز اور ظالمانہ تھی۔ جس کی انتہا عوام الناس پر کتے چھوڑنے اور بے گناہوں کی گرفتاری تھی۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل نکات پر غور کے لیے میٹنگ طلب کی گئی۔

۱۔ سنٹرل لائبریری میں بلائے گئے جلسے کا مدعا اور حقیقی مقصد کیا تھا؟

۲۔ پولیس کی تشدد آمیز، ظالمانہ کارروائی اور مسلمانوں کے ساتھ ناروا رویہ ان کو باور کرانا اور مسلمانوں کو آگاہ کرنا۔

یہ امر زیر بحث لانا کہ پولیس کے ہتک آمیز اور شرانگیز عمل کے خلاف کیا کارروائی کی جائے۔

بریڈفورڈ میں مذہب اسلام کی حفاظت کے ذرائع پر غور

اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

ہم اعلان کرتے ہیں کہ

۱۔ ہم تمام مذاہب کی مکمل آزادی پر یقین رکھتے ہیں۔

۲۔ تمام احمدی اور احمدیہ تنظیمیں (قادیانی) غیرمسلم ہیں اس لیے اسلام کی حقیقی نمائندگی نہیں کر سکتیں۔

۳۔ قادیانیوں کا اصرار اور دعویٰ ہے کہ وہ مسلمان ہیں تمام مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ بازانہ کارروائی ہے اور غیرمسلم تنظیموں اور پولیس کو گمراہ کرنے کی مذموم کوشش ہے۔

ایک مرزائی غنڈے نے مسلمان کو شہید کر دیا

علی پور (نامہ نگار ختم نبوت) پچھلے دنوں ۳ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو محمد اقبال نامی قادیانی نے ایک ٹرانسپورٹر احسان الٰہی کو دن دہاڑے صدر بازار میں خنجر مار کر شدید زخمی کر دیا انہیں فوراً نشتر ہسپتال ملتان لے جایا گیا۔ جہاں وہ ۳ دن موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہ کر ۶ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو راہی ملک بقا ہوئے۔ ۷ اکتوبر جمعہ کے روز اہالیان شہر کی طرف سے ۳ بجے سے ۶ بجے تک بھرپور ہڑتال کی گئی۔ شہر میں شدید غم و غصہ کی لہر پائی جاتی ہے۔ جناب احسان الٰہی خالص مذہبی اور دیانتدار نوجوان اور ختم نبوت کے سچے عاشق تھے۔ جس بنیاد پر مرزائیوں نے سازش کر کے قتل کر دیا۔ یاد رہے مرزائی محمد اقبال قادیانیوں کا پالتو غنڈہ ہے۔ پہلے بھی کئی مرتبہ مسلمانوں پر حملہ کر چکا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علی پور کے امیر مولانا غلام محمد، امیر جمعیت علماء اسلام مولانا مشتاق احمد، نائب امیر مولانا عبدالرحیم، مولانا عبدالمالک و دیگر علماء کرام اور مسلمانان علی پور نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس مقدمہ کی جلد سماعت کی جائے اور مجرم کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۴۔ احمدیہ انجمن (قادیانی) کا ۲۰ ستمبر ۱۹۸۶ء کا جلسہ اور جلسہ عام تھا۔ اس لیے پولیس کو کوئی حق حاصل نہیں تھا کہ وہ کسی فرد کو جلسہ میں شرکت سے روک سکے۔

۵۔ پولیس کارروائی کے نتیجے میں چار افراد کو طبی امداد کی ضرورت پیش آئی۔ جو پولیس کی بربریت کا ثبوت ہے۔

۶۔ تمام مقامی انتظامی اداروں بالخصوص بریڈ فورڈ کے تعلیمی ڈائریکٹوریٹ کو غلط طور پر مسلمانوں میں تقسیم نہیں کرنا چاہیے۔ اور قادیانی تنظیموں کے مقررین کو بولنے سے منع کرنا چاہیے۔

۷۔ یارکشائر پوسٹ، ٹیلیگراف اور آرگس مسلمانوں کی غلط نمائندگی کرتے ہیں۔ اور وہ مسلمانوں کے نظریات کو پیش نہیں کرتے اور زیر زمین اسلام کے خلاف ہیں۔

غیر مسلم استاد کی دریدہ دہنی

فرکوٹ (نمائندہ ختم نبوت) کنری ہائی اسکول کے ایک ٹیچر نے کلاس کے اندر اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید کے بارے میں جس دریدہ دہنی اور گستاخی کا مظاہرہ کیا ہے اس کے خلاف نہ صرف اسکول کے طلبہ و اساتذہ بلکہ کنری اور ضلع تھرپارکر کے تمام مسلمانوں کے جذبات کو سخت ٹھیس پہنچی ہے۔ اس گستاخ استاد نے اول تو اللہ تعالیٰ کے وجود سے برملا انکار کیا جب طلبا نے قرآن پاک کا حوالہ دے کر اس کو قائل کرنے کی کوشش کی تو اس نے نہایت بے باکی سے کہا کہ قرآن غلط ہے (نعوذ باللہ)۔ ناظم اسلامی جمعیت طلبہ ضلع تھرپارکر محمد عرفان نے اس غیر مسلم استاد کے شر انگیز ریمارکس اور یاوہ گوئی کا بروقت نوٹس لیا اور وزارت تعلیم سندھ سے مطالبہ کیا ہے کہ اس ٹیچر کو برطرف کیا جائے اور اس واقعہ کی تحقیقات کرائی جائے ہم توقع کرتے ہیں کہ وزارت تعلیم اس امر کا نوٹس لے گی اور اس گستاخ و دریدہ دہن شخص کو قرار واقعی سزا دے گی۔

شعائر اسلامی کی بے حرمتی کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے۔

فرکوٹ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت فرکوٹ کے مقامی راہنماؤں جمیل بابر، عمران شاہ، شہزاد شاہ، ساجد حسین، محمد خان آفریدی اور شہزاد علی نے کہا کہ جس ملک میں حکومت اسلام کا نام لیتے نہیں تھکتی اس ملک میں قانون کے محافظوں کے ہاتھوں اسلامی شعائر کی بے حرمتی ہو رہی ہے اور اسلامی اقدار کو کس دیدہ دلیری سے پامال کیا جا رہا ہے اس کا اندازہ سندھ میں محرک تھانے کی حدود میں پولیس افسران کے ہاتھوں ایک امام مسجد کی داڑھی نوچے جانے کے واقعے سے بخوبی ہوتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق گوٹھ راول لال کی مسجد کے امام مولوی محمد صالح نے ایک نوعمر چور کو جو ان کا بیل چوری کر کے لے جا رہا تھا کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا، مگر پولیس نے نہ صرف ان کے پاس سے بیل برآمد کر کے دکھایا بلکہ نماز جمعہ کے بعد نمازیوں کے سامنے ان کو زدوکوب کیا اور ان کی داڑھی نوچی۔ ہم حکام سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ بالفرض اگر پولیس کو شک تھا تو بھی کسی مسلمان کی داڑھی نوچنا کون سی دفعہ اور قانون کے تحت جائز ہے۔

☆☆

تربت مکران میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان اور مجلس عمل کے زیر اہتمام تربت میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس پورے تزک و احتشام سے منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے انعقاد سے پہلے جب قائدین مختلف اوقات میں ہوائی جہازوں کے ذریعہ تربت ایئرپورٹ پر پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا اور کاروں، سوزوکیوں، جیپوں اور موٹر سائیکلوں کے جلوس کی صورت میں شہر لایا گیا۔ بلوچ روایات کے مطابق سو کے لگ بھگ مسلح نوجوان جلسہ گاہ میں ڈیوٹی پر متعین رہے۔ بلوچ روایات کے مطابق معزز مہمانوں کے اعزاز میں شاندار ضیافتیں کی گئیں۔ ۲۳ اکتوبر کو مجلس عمل کے امیر حاجی محمد زمان اچکزئی کی صدارت میں کانفرنس کا پہلا اجلاس ہوا جس میں مولانا عبدالمجید ندیم، مولانا محمد الیاس، مولانا عبدالواحد، مولانا جمال اللہ الحسینی، مولانا محمد خان شیرانی، مولانا قمرالدین، مولانا عبدالشکور خارانی، مولانا محمد عبداللہ خضداری، مولانا عبدالخفا اور دیگر علماء نے تقریریں کیں۔ دوسرے دن کا اجلاس حضرت مولانا رحمت اللہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مکران کی صدارت میں ہوا جس میں حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب قائد جمعیت علمائے اسلام، مولانا رحمت اللہ، مولانا قاضی اللہ یار خان، مولانا قاری انوار الحق کوئٹہ، مولانا مفتی احتشام الحق آسیا آبادی، مولانا نذیر احمد تونسوی مبلغ بلوچستان، مولانا حافظ حسین احمد اور دیگر علماء نے تقریریں کیں۔ شاعر ختم نبوت جناب سید امین گیلانی نے ہر اجلاس میں اپنا ایمان افروز کلام سنایا۔ کانفرنس کے دیگر مقررین کے نام یہ ہیں۔ مولانا مولا بخش، محمد علیم بلوچ، حاجی محمد زمان خان اچکزئی، مولانا عبدالحق ایم این اے، قاضی حسین احمد سینیٹر، مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱:۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام دو روزہ ختم نبوت کانفرنس تربت کا یہ عظیم الشان اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ذکریوں کو ۱۹۷۳ء کے آئین کی آرٹیکل نمبر ۲۶۰ شق ۳ کے تحت قادیانیوں کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۲:۔ تربت میں واقع کوہ مراد جہاں کے مصنوعی حج پر فوری پابندی لگائی جائے۔

۳:۔ یہ عظیم اجتماع گوادر میں ذکریوں کی جانب سے مسلمانوں کی دکانوں کو جلانے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اس طرح گوادر

موضع روڈہ میں حضرت مولانا غلام ربانی کا خطاب

موضع روڈہ کے زمیندار صوفی احمد خان کے لڑکے کی شادی کے موقع پر حضرت مولانا غلام ربانی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ معاشرے کے بے ہودہ رسم و رواج کو ختم کر کے معاشرے میں صحیح اسلامی روح پیدا کی جائے انہوں رد مرزائیت پر مدلل تقریر کرتے ہوئے جلدی سے عام دعوت دی اور مرزائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے حق بیان کر دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت ظاہر و باہر ہے۔ ہم مرزائیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں کہ اس جھوٹے اور کذاب کی تکفیر کر کے نبی آخر الزمان کے جھنڈے تلے ہمارے ساتھ جمع ہو جائیں اور ہمارے بھائی بن جائیں۔

جھنگ میں الیکٹریسٹی بورڈ فیصل آباد کو فوراً تبدیل کیا جائے

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق، وزیر اعظم محمد خان جونیجو اور وفاقی وزیر پانی و بجلی جناب جمال سید میاں سے اپیل کی ہے کہ عوامی مفاد کے پیش نظر دفتر جھنگ میں ایریا الیکٹریسٹی بورڈ فیصل آباد کے ڈائریکٹر ایڈمن محمد حنیف قادیانی کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے تار میں کہا گیا ہے کہ اس قادیانی کا کچھ عرصہ قبل بھی فیصل آباد سے تبادلہ کیا گیا تھا۔ جو اپنے اثر و رسوخ کی بدولت دوبارہ پھر اسی عہدہ پر واپس آگیا ہے۔ جس کی وجہ سے فیصل آباد کے مسلمان اور واپڈا کے مسلمان ملازمین کو افسوس ہوا ہے۔ جبکہ قادیانی محمد حنیف بھی ربوہ کے قادیانیوں کے مفاد کے لیے دوبارہ فیصل آباد آیا ہے۔ برقیہ میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ جھنگ کیمپ واپڈا کے [illegible] انچارج ریٹائرڈ میجر طیب کو بھی [illegible] فیصل آباد سے نکالا جائے۔ اس ضمن میں فوری مداخلت کی جائے اور تمام قادیانی افسران کو واپڈا جیسے کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ پندرہ سال سے تعینات ہسپتال اور میڈیکل کالج کے پروفیسر رحمٰن [illegible] قادیانی کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے جو قادیانی مذہب کی کھلم کھلا تبلیغ کرتا ہے۔

خوشاب میں تحریک ختم نبوت زور شور سے شروع ہو چکی ہے

معروف زمینداروں نے تحریک میں شمولیت اختیار کر لی۔

خوشاب (نمائندہ ختم نبوت) خوشاب میں ختم نبوت کی پرامن تحریک شروع ہو چکی ہے، ہر محلہ میں تنظیمیں قائم ہو رہی ہیں دفتروں کا افتتاح ہو رہا ہے۔ اکثر تحریک مساجد سے چلائی جاتی ہے، معروف زمینداروں کی اکثریت تحفظ ختم نبوت میں شامل ہو گئی ہے۔ جن میں ملک شیر محمد معمول زمیندار، ملک حاجی محمد رفیق کونسلر قوم ٹانیج زمیندار، ملک حاجی شیر محمد ٹانیج زمیندار، شیخ محمد اسماعیل صدر انجمن تاجران ٹرانسپورٹ، خواجہ محمد ریاض سیکرٹری انجمن تاجران اور ملک نور محمد شامل ہیں جو اپنے ہزاروں ساتھیوں سمیت شامل ہیں۔ دفاتر کے افتتاح کے موقع پر لوگوں کا ہزاروں کی تعداد میں جم غفیر ہوتا ہے۔ جمہور مسلمانوں میں ختم نبوت کے لیے تن من دھن کی بازی لگانے کا عظیم جذبہ ہے۔ چند قادیانی جائیداد فروخت کر کے بھاگ رہے ہیں۔

چک ۴۰ ج ب میں مرزائیوں کا مرگھٹ مسلمانوں کے قبرستان سے دور بنایا جائے، مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت اور مقامی حکام ضلع سے مطالبہ کیا ہے کہ چک ۴۰ ج ب سر شمیر روڈ میں مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کے مردے دفن کرنے پر متعلقہ قادیانیوں کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت مقدمات چلائے جائیں اور اس چک کے قادیانی اپنے مردے ربوہ میں یا اپنی ملکیتی زمینوں میں دفن کریں انہوں نے کہا کہ چک ۴۰ ج ب کے غیر مسلم مرتد قادیانی غیر قانونی طور پر مسلمانوں کے قبرستان میں اپنے مردے دفن کرتے رہتے ہیں، جس کی وجہ سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے انہوں نے قادیانیوں کو خبردار کیا کہ اگر آئندہ کسی قادیانی نے اپنے مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں چوری دفن کرنے کی کوشش کی تو جمہور مسلمان اس مردے کا ناپاک جسم باہر نکال دیں گے۔ انہوں نے مقامی کلکٹر سے یہ بھی اپیل کی ہے کہ اس چک میں مسلمانوں کے قبرستان سے ملحقہ جو سات کنال سرکاری اراضی ہے اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں شامل کر کے توسیع کی جائے۔ اور مسلمانوں کے قبرستان کے ساتھ مرزائیوں کا مرگھٹ کسی صورت میں نہ بنایا جائے۔ اگر ان چند قادیانیوں کو مرگھٹ کے لیے جگہ الاٹ کرنی مقصود ہے تو وہ مسلمانوں کے قبرستان سے دور مربع [illegible] سے مخصوص کی جائے۔ اور قادیانیوں کی غیر قانونی اور اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے مؤثر کارروائی کی جائے۔

لندن میں ختم نبوت کانفرنس عظیم کارنامہ ہے

جمعیت طلباء اسلام کوئٹہ کے کارکن عبد المالک [illegible] نے اپنے ایک بیان میں اسلام دشمن اور پاکستان دشمن سرگرمیوں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مجلس کی کوششوں اور جدوجہد کے نتیجہ میں آج ہر جگہ مرزائیت کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لندن میں مرزائیوں کے ظلی حج کے مقابلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس وہ عظیم یادگار کارنامہ ہے جس کے باعث مسلمانان عالم عالمی مجلس کے تبلیغی کام کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

حکیم علی محمد ابڑو کو صدمہ

ڈیرہ مراد جمالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم حکیم علی محمد ابڑو کے والد بزرگوار قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعزیتی اجلاس مدرسہ عربیہ کریمیہ میں ہوا۔ مجلس کے تمام عہدیداروں نے ایک قرارداد کے ذریعے تعزیت کی۔ بعد از آں مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے [illegible]

میں مسلمانوں کا لاکھوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ انتظامیہ ذکریوں کی پشت پناہی چھوڑ دے ورنہ وہ بھی مسلمانوں کے غیظ و غضب سے نہیں بچ سکے گی۔ اور اس غنڈہ گردی میں مسلمانوں کو جو نقصان ہوا ہے اس کا مسلمانوں کو معاوضہ ادا کیا جائے۔

۴:۔ کراچی سے سمندر اور ساحلی علاقوں کے روڈ کو پکا کر کے پیچ کور اور فہنگ کو ریل بنا دیا جائے۔

۵:۔ تربت بازار کی روڈ اور گلیاں بنتے بنتے جو اچانک کام روک دیا گیا ہے۔ اس عمل کو فوراً شروع کر دیا جائے تاکہ لوگوں میں احساس محرومی نہ ہو۔

۶:۔ یہ اجتماع افسوس کے ساتھ مطالبہ کرتا ہے کہ تربت کے بازار میں جو بھیڑیوں کا کاروبار چل رہا ہے۔ جو اسلامی اور بلوچی روایات پر کلنک کا ٹیکہ ہے انہیں فوراً تربت جلاوطن کر دیا جائے۔

۷:۔ تربت میں بجلی کا نظام بحال کر کے مکران کے دیگر دیہاتوں اور شہریوں کو بجلی اور پانی مہیا کر دیا جائے۔ گوادر کے پانی کی سپلائی کو مناسب طور پر صحیح بنا دیا جائے۔

۸:۔ روز بروز کی بڑھتی ہوئی مہنگائی کو فوراً ختم کر دیا جائے۔

۹:۔ بیروزگاری فوراً ختم کر دی جائے۔

۱۰:۔ یہ عظیم اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ذکریوں کو تمام کلیدی آسامیوں سے فوراً برطرف کیا جائے خصوصاً ممبر صوبائی اسمبلی داد کریم ذکری کو جو کہ ذکریوں کا ایک مذہبی پیشوا ہے۔ فوراً برطرف کیا جائے۔

۱۱:۔ یہ عظیم الشان اجتماع مبلغ ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کی بازیابی میں حکومت کی ناکامی کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعہ واپس لا کر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔

۱۲:۔ یہ عظیم اجتماع لانڈھی کراچی میں ٹرین کے حادثہ اور پشاور کے قریب فضائی حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اور پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

۱۳:۔ خضدار شہر میں زلزلوں سے جو نقصانات ہوئے ہیں ان پر یہ اجتماع گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ متاثرین کی فوری امداد کریں۔

۱۴:۔ دشت کالونی زور بازار تربت میں مسجد بنانے کیلئے کمشنر مکران کی عدالت میں مسلمانوں نے ایک درخواست دی ہے یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ بلاتاخیر اس درخواست کو منظور کیا جائے۔

۱۵:۔ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ختم نبوت کانفرنس کے اشتہارات کی بے حرمتی کرنے والے غنڈہ عناصر کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ تاکہ آئندہ کسی لادین کو اس قسم کی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

۱۶:۔ کوہ مراد کے نزدیک بجلا کوئی ہے جس کو ذکریوں نے اپنے لئے مخصوص کر رکھا ہے اُسے اوپن قرار دیا جائے تاکہ تربت کے مسلمان بھی وہاں آباد ہو سکیں۔ اور وہاں مسجد تعمیر کرنے کی اجازت دی جائے۔

۱۷:۔ کوئٹہ میں قادیانی عبادت گاہ کی مسجد سے مشابہت فوراً ختم کی جائے۔

قادیانی نواز اے ایس آئی گل شیر کو برطرف کیا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا یہ اجلاس سرپرست مجلس ہذا چوہدری عبدالحمید حقانی صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ اس اجلاس سے مجلس ہذا کے صدر محمد متین خالد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ننکانہ صاحب میں قادیانی آئے دن شر انگیز مواد پھیلاتے ہیں اور صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے رہتے ہیں انہوں نے کہا کہ اسسٹنٹ کمشنر ننکانہ ملک شوکت علی خان صاحب اور انسپکٹر پولیس تھانہ ننکانہ محمد اعظم چیمہ صاحب نے ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ تعاون کیا ہے اور قانون کے مطابق اپنی اعلیٰ فراست کے ساتھ ہمیشہ حالات کو قابو میں رکھا۔ لیکن پولیس چوکی کا اے ایس آئی گل شیر خان پکا مرزائی نواز ہے گزشتہ دنوں قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ میں سپیکر کا استعمال کیا۔ مجلس نے حکام کو درخواست دی۔ لیکن اے ایس آئی گل شیر خان نے مقامی قادیانی جماعت سے پانچ ہزار روپے رشوت لے کر رپورٹ دی کہ اسپیکر کا استعمال نہیں ہوا پھر اقبال نامی قادیانی نے اپنی رہائش گاہ پر کلمہ طیبہ تحریر کیا اور صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کی۔ مجلس نے پھر درخواست دی۔ گل شیر خان نے اقبال نامی قادیانی سے دو ہزار روپے رشوت لی اور اسے چھوڑ دیا۔ مجلس ہذا کے صدر محمد متین خالد نے کہا کہ اے ایس آئی گل شیر خان کے زیر نگرانی ننکانہ صاحب میں جوئے کے اڈے چلتے ہیں۔ اور منشیات فروخت کرنے والوں سے گل شیر خان ماہانہ وصول کرتا ہے۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ اے ایس آئی گل شیر خان کو فوری طور پر ملازمت سے برطرف کیا جائے۔ کیونکہ اس قادیانی نواز پولیس افسر کی وجہ سے لوگوں میں اشتعال پایا جاتا ہے۔

صدیق آباد کی پانچویں سالانہ کانفرنس پر مبارکباد

ڈیرہ مراد جمالی سے گل حسن بگر، صوفی محمد گل مینگل، غلام قادر کھوسو، حافظ عبداللطیف الہڑو، حکیم علی محمد ابڑو، صوفی عبدالکریم، مولانا حضور بخش لانگو، حکیم اللہ ثنا جوانی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر مجلس کے تمام راہنماؤں کو مبارک باد دی ہے اور اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ ہم قادیانیوں اور ان کے پیشوا پر لعنت بھیجتے ہیں اور بھیجتے رہیں گے انہوں نے کہا کہ ہم سب مسلمان مردان کے مجاہدین اور غازی محمد یونس کے رفقاء کو علم عقیدت پیش کرتے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ یہاں کے غیور عوام بھی ان کے شانہ بشانہ ہر قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

جنگ کے بادل ـــــــ لمحۂ فکریہ!

بھارتی حکومت کے تیور کچھ بدلے بدلے سے نظر آتے ہیں وہاں کوئی واقعہ ہو بھارتی حکومت کو اس کے پس پردہ پاکستان کا ہاتھ نظر آجاتا ہے، ہندو سکھ فساد ہو تو پاکستان کا ہاتھ۔ ہندو مسلم فساد ہو تو پاکستان کا ہاتھ ۔ راجیو گاندھی پر قاتلانہ حملہ ہو تو پاکستان کا ہاتھ ۔ سرحد پر کوئی سمگلر پکڑا جائے تو اسے تخریب کار قرار دے کر پاکستان کا ہاتھ دکھا دیا جاتا ہے۔

گذشتہ کئی ماہ پہلے راجیو گاندھی کے دورۂ پاکستان کا پروگرام بنا تھا۔ لیکن جب مشہور قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام ہندوستان کے دورے پر گیا اور اس نے وزیر اعظم بھارت راجیو گاندھی سے ملاقات کی تو ان کا دورہ فوراً ملتوی ہو گیا۔ عین انہی دنوں قادیانیوں کے ایک وفد نے بھی راجیو سے ملاقات کی ۔۔ اس دورے کے التواء کے بعد راجیو سمیت بھارتی حکمران پاکستان کے خلاف بیانات داغتے رہتے ہیں کشمیر میں اکا دکا جھڑپوں کی اطلاعات بھی ملی ہیں۔ دوسری طرف بھارتی قادیانیوں کا ایک بیان بھی شائع ہو چکا ہے کہ "اگر بھارتی حکومت قادیانیوں کی امداد کرے تو وہ قادیانستان کا مطالبہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ڈاکٹر سلام اور بھارتی وفد کی ملاقاتوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ قادیانیوں اور بھارتی حکمرانوں کے درمیان کوئی خفیہ معاہدہ طے پا چکا ہے اور بھارتی حکمرانوں کے بیانات کا تند و تیز انداز بتا رہا ہے کہ بھارتی حکومت کچھ کرنا چاہتی ہے، سیاسی زبان میں بھارتی حکمران جنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ جنگ ہوگی یا نہیں اس بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہے تاہم ان کا جارحانہ انداز اہل پاکستان کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔

۶۵ء کی جنگ بھی فوج میں موجود قادیانی عبدالعلی اور اختر ملک جیسے قادیانی جرنیلوں نے مسلط کی تھی اس جنگ کا ایک افسوسناک پہلو یہ تھا کہ پورے پاکستان میں بلیک آؤٹ کیا گیا تھا۔ ربوہ واحد شہر تھا جہاں بلیک آؤٹ نہیں کیا گیا اور اس وقت کے گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان آف کالا باغ کے حکم سے ربوہ کی بجلی کٹوائی گئی۔ ۷۱ء میں جو جنگ ہوئی وہ بھی اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانی افسروں خصوصاً ایم ایم احمد کی مسلط کردہ تھی۔ جن لوگوں کو لاہور اور اس کے آس پاس کے شہروں کا علم ہے وہ جانتے ہیں کہ بھارتی جہاز آزادی کے ساتھ بمباری کر کے چلے جاتے تھے لیکن ان کا تعاقب نہیں کیا جاتا تھا اس لئے کہ ایئر فورس کے اہم مقامات پر ظفر چوہدری جیسے قادیانی فائز تھے آج بھی بری، بحری اور ہوائی فوج میں قادیانی موجود ہیں۔

خدانخواستہ اگر جنگ مسلط کر دی گئی تو پاکستان کو فوج میں موجود قادیانیوں سے الگ نقصان ہوگا اور دوسری طرف بھارتی حکومت کو پاکستان میں جاسوس اور تخریب کار بھیجنے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ خدام الاحمدیہ جو قادیانی کمانڈوز کی مسلح اور باقاعدہ تربیت یافتہ تنظیم ہے بھارتی حکومت کی جاسوسی اور تخریب کاری کا فریضہ انجام دے گی۔ اس لئے بھارتی حکمرانوں کے جارحانہ انداز سے جنگ کے جو مہیب بادل چھائے ہوئے نظر آتے ہیں حکومت کو چاہیئے کہ وہ قادیانی سرگرمیوں کا فوری نوٹس لے۔

بھارتی حکمرانوں کی دھمکیوں کے ساتھ ساتھ ملک کی اندرونی حالت بھی سے خراب تر ہوتی جارہی ہے۔ گزشتہ محرم میں پنجاب سرحد کے مختلف شہروں میں شیعہ سنی جھگڑے، پشاور اور سرحد کے دوسرے شہروں میں بموں کے دھماکے، کوئٹہ کا ہنگامہ اور کرفیو کا نفاذ، کراچی میں پٹھان مہاجر جھگڑا اور درجنوں افراد کی ہلاکت ہندوستان سے صوبہ سندھ میں تخریب کاروں کی آمد اور گرفتاریاں یہ سب کچھ جو ہورہا ہے۔ اس سے حکومت اور عوام دونوں کو آنکھیں کھولنی چاہیں اور اصل عوامل اور خفیہ ہاتھ کا سراغ لگانا چاہیئے۔

کیا مشرقی پاکستان کی علیحدگی سے پہلے وہاں ایسے ہی حالات پیدا نہیں ہوگئے تھے۔ قتل و غارت گری کا بازار گرم نہیں ہوا تھا، بنگالی اور بہاری مسئلہ کھڑا نہیں کیا گیا تھا؟ جس سے علیحدگی پسند قوتوں کو شہ ملی اور جس سے ہمارے دشمن بھارت اور روس نے فائدہ اٹھایا اور بالآخر مشرقی پاکستان کو الگ کردیا۔ موجودہ حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ پوری قوم اپنے وطن عزیز کی سالمیت اور استحکام کی خاطر اپنے تمام اختلافات ختم کردے تاکہ آنے والے حالات کا باہمی اتحاد سے مقابلہ کیا جاسکے۔

ایں چہ بوالعجبی ست

ہماری توجہ بعض ذمہ دار حلقوں نے اس طرف مبذول کرائی ہے کہ سرکاری ضیافتوں اور تقریبات میں قادیانی مشروب ساز فیکٹری شیزان کی مصنوعات استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سرکاری ضیافتوں اور تقریبات کا اہتمام یا تو قادیانیوں کے ہاتھ میں ہے یا پھر ایسے بے دین، ملحد اور دہریے قسم کے افسروں کے ہاتھ میں انتظام ہے۔ جو شیزان سے باقاعدہ کمیشن وصول کرتے ہیں۔ پورے ملک میں شیزان کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی مہم جاری ہے لیکن اس میں تیزی اس وجہ سے نہیں آرہی کہ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان ایسی صورت حال پیدا نہیں کرنا چاہتی جس سے شیزان کی بوتلیں ہر ہر شہر کی سڑکوں پر اس طرح بہتی ہوئی نظر آئیں جس طرح شراب کی حرمت کے بعد اس کے مٹکے مدینے کی گلیوں میں بہہ رہے تھے۔ اس وقت جو قادیانی رسائل شائع ہورہے ہیں۔ تقریباً ان سب میں ہی شیزان کے اشتہارات شائع ہورہے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ شیزان قادنیت کی تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے جبکہ شیزان والے کسی مسلم اخبار یا رسالے کو اشتہار نہیں دیتے۔

علاوہ ازیں اس کمپنی کی آمدنی کا دس فی صد قادیانی خزانے میں جمع ہوجاتا ہے جہاں سے وہ ارتداد کی تبلیغ اور عامۃ المسلمین کو گمراہ کرنے پر خرچ کیا جاتا ہے ایسے میں باغیرت مسلمان کلمہ گو، عاشق رسولؐ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے محب اور شیدائی کا یہ فرض ہے کہ وہ اسلامی عصبیت، دینی غیرت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے اس کمپنی کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرے، جہاں تک حکومت کا تعلق ہے تو ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ یہ حکومت کیا ہے اور کیا نہیں۔ جب حکومت اور حکمرانوں کے اسلام کے بارے میں دعاوی اور بیانات کو دیکھتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت اور حکمرانوں سے زیادہ کوئی اسلام کا چیمپئن نہیں ہے اور جب عمل اور کردار کو دیکھتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ایک چوہدری ظفر اللہ نہیں سینکڑوں ظفر اللہ اقتدار کی کرسی پر چپٹے ہوئے ہیں۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ قادیانیوں کا سرپرست گورا انگریز گیا تو کالے انگریزوں کو اپنا جانشین چھوڑ گیا اور فتنۂ قادنیت کی سرپرستی و پشت پناہی مامور کرگیا۔

قادیانی جس عہدے پر بھی ہے وہ اول آخر قادیانی ہے۔ وہ نہ پاکستان کا وفادار نہ حکمرانوں کا۔ اس ٹولے کا خمیر ہی سازشوں سے اٹھا ہوا ہے۔ ان کا امام مرزا طاہر انقلاب کی دھمکیاں دے رہا ہے بلکہ پیش گوئیاں کررہا ہے۔ کوئی کیا جانیں کہ ایسی بوتلیں تقریبات میں رکھ دی جائیں جن میں زہر ملا دیا گیا ہو اور جنہیں استعمال کرکے مرزا طاہر کی پیش گوئی پوری کردی جائے۔ بعد میں کس نے تحقیق کرنی ہے کہ یہ بوتلیں اسپیشل تیار کی گئیں تھیں، یا یہاں ان میں کچھ ملا دیا گیا ہے۔ بہرحال حکمرانوں کو آنکھیں کھولنی چاہیں اور ان کی سازشوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔

صدقات

[illegible]

قد افلح من تزکی ○ وذکر اسم ربہ فصلی ○ بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا ○ والاخرۃ خیر و ابقیٰ ○ (سورہ اعلیٰ)

ترجمہ "بامراد ہوگیا" وہ شخص جو پاک ہوگیا، اور اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔ بلکہ تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو مقدم رکھتے ہو حالانکہ آخرت دنیا سے بہت زیادہ بہتر اور ہمیشہ رہنے والی چیز ہے۔

"پاک ہوگیا" کی متعدد تفسیریں علماء سے نقل کی گئی ہیں۔ بہت سے علماء کا قول ہے کہ اس سے صدقۂ فطر ادا کرنا مراد ہے جیسا کہ متعدد روایات میں آتا ہے اور بہت سے علماء کرام نے اس کو عام قرار دیا ہے۔ سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں کہ پاک ہوگیا کا مطلب یہ ہے کہ جو اپنے مال سے پاک ہوگیا قتادہ کہتے ہیں کہ بامراد ہوگیا وہ شخص جس نے اپنے مال سے اپنے خالق کو راضی کرلیا۔

حضرت ابوالاحوصؒ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہٗ اس شخص پر رحم فرماتا ہے جو صدقہ کرے پھر نماز پڑھے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی، ایک روایت میں ان سے نقل کیا گیا ہے۔ جو شخص اس کی طاقت رکھتا ہو کہ نماز سے پہلے کچھ صدقہ کردیا کرے وہ ایسا کیا کرے، حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز پڑھنے کا ارادہ کرے کیا حرج ہے کہ کچھ صدقہ اس سے پہلے کردیا کرے پھر یہ آیت شریفہ پڑھی۔

عرفجہؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے سبح اسم پڑھنے کی درخواست کی۔ انہوں نے سنانا شروع کی اور جب اس آیت پر پہنچے بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا تو پڑھنا چھوڑ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہم نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی۔ لوگ چپ بیٹھے تھے پھر فرمایا کہ ہم نے دنیا کو ترجیح دی، اس لیے کہ ہم نے اس کی زینت کو، اس کی عورتوں کو، اس کے کھانے پینے کو دیکھا اور آخرت کی چیزیں ہم سے پوشیدہ تھیں۔ پس اس موجود چیزوں میں لگ گئے اور اس وعدہ کی چیز کو چھوڑ دیا۔

قتادہؒ کہتے ہیں کہ تمام لوگ حاضر (یعنی دنیا میں موجود چیز) ہی میں لگ گئے۔ اور اسی کو اختیار کرلیا بجز ان کے جن کو اللہ نے محفوظ رکھا، حالانکہ آخرت بھلائی میں بڑھی ہوئی تھی اور دیرپا تھی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ بندوں کو اللہ جل شانہٗ کی ناراضگی سے دور رکھتا ہے۔ جب تک کہ دنیا کو دین پر ترجیح نہ دیں۔ اور جب دنیا کو دین پر ترجیح دینے لگیں تو لا الٰہ الا اللہ بھی الٹا کر دیا جائے گا، اور یہ کہا جائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔

ایک دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ کی شہادت لے کر آئے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ جب تک کہ اس کے ساتھ دوسری چیز نہ ملا دے یعنی اپنے کلام میں کھوٹ اور میل پیدا کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہی بات ارشاد فرمائی، مجمع چپ چاپ تھا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم غالباً اس کے منتظر تھے کہ کوئی پوچھے اور مجمع ادب اور رعب کی وجہ سے چپ تھا۔ دور سے ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، دوسری چیز ملانے کا کیا مطلب ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا کی محبت اور اس کو ترجیح دینا اور اس کے لیے مال جمع کرکے رکھنا اور ظالموں کا سا برتاؤ کرنا۔

ایک اور حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص دنیا سے محبت رکھتا ہے۔ وہ آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو آخرت سے محبت رکھتا ہے وہ دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے پس ایسی چیز کی (یعنی آخرت کی) محبت کو ترجیح دو جو باقی رہنے والی ہے۔ اس چیز (یعنی دنیا) پر جو فنا ہو جانے والی ہے۔ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا آخرت میں گھر نہیں اور اس شخص کا مال ہے جس کا آخرت میں مال نہیں اور اس کے لیے وہی شخص جمع کرتا ہے جس کو عقل نہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی مخلوقات میں سے کوئی چیز دنیا سے زیادہ مبغوض نہیں ہے اور اس نے جب سے اس کو پیدا کیا ہے کبھی بھی اس کی طرف نظر التفات نہیں فرمائی۔ ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ دنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ ہے (در منثور)

ایک شخص کسی اپنے نوکر کو کچھ روپیہ دے کر کہتا ہے کہ اس کو اپنی ضروریات میں خرچ کرو اور میری خوشی یہ ہے کہ اس میں سے کچھ پس انداز کرکے فلاں جگہ پر بھی خرچ کر دینا اگر تم ایسا کروگے تو اس سے بہت زیادہ دوں گا۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ایسی حالت میں کون ایسا ہوگا جو اس میں سے پس انداز کرکے اس جگہ اس امید پر خرچ نہ کرے گا کہ اس سے بہت زیادہ ملے گا۔

سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جھلک

نبی۔ اگر طائف والوں نے نعلین مبارک لہولہان کردیں تو آپ نے معاف فرمایا

۲۔ مکہ والوں نے گھر سے بے گھر کردیا تو ارشاد فرمایا لا تثریب علیکم الیوم۔ آج تم پر کوئی مواخذہ نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس صورت سیرت میں یکتا منفرد ہے آپ کی ذات بھی بے مثال اور سیرت بھی بے مثال اللہ تعالیٰ کا قدرت میں کوئی شریک نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبوت میں بھی کوئی شریک نہیں آپ کا حسن ظاہر دیکھیں تو چودھویں کا چاند شرماتا ہے ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں میں نے ایک نظر چودھویں کے چاند پر ڈالی اور ایک نظر کملی والے کے رخ منور پر۔ خدا کی قسم چاند میں وہ آب وتاب نہیں تھی جو رخ پیغمبر میں تھی۔ ایک عاشق رسول یوں گویا ہوئے

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے
اس کے منہ پر چھائیاں مدنی کا چہرہ صاف ہے

صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں آقا کے ہاتھ ریشم سے زیادہ نرم تھے اور آپ مجسمہ شرم وحیا تھے۔ الغرض آپ مجموعہ کمالات تھے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

آپ کی ذات عالی اتنی بلند وبالا ہے کہ بڑے بڑے صاحب فن وبصیرت کی مقام نبوت تک رسائی تو در کنار کما حقہ تعریف کرنے سے بھی قاصر ہیں ایک شاعر نے حضور اکرمؐ کی رفعت شان یوں بیان فرمائی ہے

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ کی شان عالی خالق کائنات نے یوں بیان کی ورفعنا لک ذکرک۔ ہم نے آپ کا ذکر بلند کردیا ہے کوئی عبادت وریاضت تصدیق نبوت کے بغیر مقبول نہیں ہے۔ ایک دوسری آیت کریمہ میں فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ترجمہ بیشک تمہارے رسول اللہ کی زندگی بہترین نمونہ ہے اس کی تشریح حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے یوں فرمائی اگر قمیض سلوانے کے لئے کسی درزی کو کپڑا دیا جائے اور قمیض نمونہ کے لئے بھی دکھائی جائے۔ اگر درزی اس قمیض کے خلاف سیئے گا تو جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو نمونہ کائنات کے لئے مبعوث فرمایا اگر آپ کے اسوہ حسنہ کے مطابق زندگی گزاری تو کامیابی ہوگی خلاف ورزی میں دارین کی تباہی ہے۔

بقول علامہ اقبال

مصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست
در دل مسلم مقام مصطفےٰ است
آبروئے ما زنام مصطفےٰ است

قول تھانویؒ: جس طرح صحت نماز کے لئے خانہ کعبہ قبلہ نماز ہے۔ بدون جہت قبلہ نماز مقبول نہیں۔ آنحضرتؐ کی حیات طیبہ قبلہ زندگی ہے۔ اگر بے رخی ہوئی خسر الدنیا والآخرہ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہر پہلو سے بے مثل ہے شادی غمی، معاملات، مجادلات، عبادات، مناکحات، عقائد، اخلاق وغیرہ میں بہترین نمونہ ہیں۔ آپ کے اخلاق حمیدہ کی جھلک دیکھیں تو پتہ چلتا ہے معراج انسانیت کس طرح ہوتی ہے۔ بڑے دشمنوں کو دعائیں دیتے ہیں ظالموں کو معاف فرماتے

۳۔ جس یہودی عورت نے خیبر کے موقع پر زہر دیا آپ نے اُسے معاف کیا۔

(۴) ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے آپ کے محبوب چچا امیر حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبایا آپ نے معاف کیا

(۵) امیر حمزہؓ پر وحشی نے حملہ کیا آپ نے معاف فرمایا۔

(۶) ہبار بن اسود جو آپ کے لخت جگر نور نظر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے قتل کا ذمہ دار تھا آپ نے معاف کیا

۷۔ آپ درخت کے نیچے محو استراحت تھے کہ ایک شخص حملہ آور ہوا اور کہا من یمنعک منی۔ آپ کو مجھ سے کون بچائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ۔ تلوار نیچے گر گئی آپ نے تلوار اٹھا کر فرمایا اب تجھے مجھ سے کون بچائے گا۔ وہ سہم گیا آپ نے اسے معاف کردیا۔

۸۔ ایک مرتبہ ابوجہل نے آپ کے قتل (معاذ اللہ) ارادہ کیا اور بیماری کا بہانہ کیا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں کی بھی عیادت کیا کرتے تھے۔ آپ تیمارداری کے لئے روانہ ہوئے ابوجہل بدبخت نے کنواں کھدوا کر ڈھانپا ہوا تھا کہ آپ آئیں گے۔ اور اس میں گر جائیں گے۔ وحی الٰہی نے پیغمبر برحق کو مطلع کیا۔ آپ واپس روانہ ہوئے ابوجہل خود کو ناکام دیکھتے ہوئے پکڑنے کے لئے بھاگا۔ اور خود کنوئیں میں گر گیا چاہ کن را چاہ درپیش۔ رحمۃ للعالمین واپس لوٹے کپڑا لٹکا کر گڑھے میں سے نکالا اور پوچھا کہیں چوٹ تو نہیں لگی۔

انگریز مورخ کارلائل لکھتا ہے۔ میں حیران ہوں مسلمانوں کے نبی کے اخلاق پر ایک طرف سے مقرر رہتے ہیں مگر دوسری

باقی صفحہ ۲۶ پر

ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ

محمد اقبال حیدرآباد

چودہ سو سال گزر جانے پر بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر تاج ختم نبوت کیا جگمگ جگمگ کر رہا ہے لیکن انہوں، یہودیوں نے لاکھ کوشش کی۔ مرزا قادیانی کذاب جیسے شخص سے نبوت کا دعویٰ کرایا۔ اس شیطان کے جھوٹے نبی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ اور اب اس کی امت کر رہی ہے۔ مسلمانوں کو احساس نہیں۔ مسلمانو ہوش میں آؤ یہ سب کا مشترکہ مسئلہ ہے۔

ایمان اور اسلام عبارت ہے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اگر اس کی خاطر ہماری جان و مال قربان ہو سکے تو ہماری سعادت ہوگی۔ سلطنت نہیں چاہیے۔ اقتدار نہیں چاہیے کرسی نہیں چاہیے عہدہ نہیں چاہیے اگر ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ نہ ہو۔

سلطان نور الدین زنگیؒ کے زمانے کا تاریخی واقعہ ہے کہ آپؒ نے خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، فرمایا "تم حکومت کے کام میں لگے ہو اور تمہیں خبر نہیں کہ میرے پیچھے دو کتے لگے ہوئے ہیں۔ سلطان نے متواتر دو تین رات یہ خواب دیکھا۔ حیران تھے۔ علماء کرام کو جمع کیا اور ان کے سامنے خواب بیان کیا وہ بھی بہت حیران ہوئے۔ سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کتوں کی صورت بھی سلطان کو بتا دی تھی۔ سلطان فوج لے کر مدینہ منورہ روانہ ہوا۔ مدینہ سے باہر پڑاؤ ڈالا۔ اب احترام مدینہ کی وجہ سے تلاشی بھی نہیں لے سکتا تھا اور کسی پر ہاتھ بھی نہیں ڈال سکتا تھا۔ مدبر بادشاہ تھا عقل سے کام لے کر یہ بات سوجھی کہ مدینہ میں انعام و اکرام تقسیم کرنے کا اعلان کیا جائے۔ چنانچہ مدینہ طیبہ کے دروازے پر کھڑا ہو کر اعلان کیا کہ سوائے عورتوں کے ہر بوڑھا، جوان اور بچہ خود آکر میرے ہاتھوں سے انعام وصول کرے۔

سب چھوٹے بڑے نکلے اور انعام وصول کرتے رہے بادشاہ اس بہانے سے ہر شخص کی شکل کو بغور دیکھتا رہا۔ مگر ان دو آدمیوں کی صورت نظر نہ آئی۔ پوچھا کوئی شخص مدینہ میں باقی ہے جو انعام لینے نہیں آیا۔ لوگوں نے کہا دو درویش صفت بزرگ ہیں۔ جنکو بادشاہوں کے انعام و اکرام سے کوئی غرض نہیں وہ اپنی خانقاہ سے باہر نہیں نکلتے۔ بادشاہ نے کہا جو ہم خود جا کر انہیں انعام دیتے ہیں۔ نیک آدمیوں سے ملاقات ہو جائیگی چنانچہ بادشاہ اُن کی خانقاہ میں تشریف لے گئے۔

اول نظر میں پہچان لیا کہ وہ خبیث کتے یہی ہیں۔ جن کی صورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں بتلا دی تھی۔ مگر اسلام عدل و انصاف کا مذہب ہے بادشاہ بغیر کسی ثبوت کے ان پر ہاتھ نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ سپاہیوں کو حکم دیا کہ مکان کی تلاشی لو۔ سب کمروں میں سوائے لنگر کی دال چاول کے اور کچھ نہ نکلا اور نہ کوئی قابل اعتراض چیز نظر آئی۔ بظاہر انہوں نے عابدین کی صورت اختیار کر رکھی تھی۔ اچانک بادشاہ کی نظر ایک مقفل کمرے پر پڑی۔ پوچھا اس میں کیا ہے۔ اس سوال پر اُن کا رنگ زرد ہوا اور کہنے لگے فالتو سامان کا کمرہ ہے، کوئی کام کی چیز اس میں نہیں ہے بادشاہ نے کہا کہ دیکھنے میں کیا حرج ہے؟ جب دروازہ کھلوایا تو حیران اور ششدر رہ گئے۔ ان بدبختوں نے کمرے کے اندر ایک لمبی سرنگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس تک نکالی تھی۔ اور رات کے اندھیرے میں مٹی کہیں باہر پھینکتے۔

مقصد یہ تھا کہ روضۂ اقدس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر نکال کر لے جائیں۔ بادشاہ سرنگ کے اندر داخل ہوا۔ سرنگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک تک

باقی صفحہ ۲۵ پر

انتخاب لاجواب

حافظ خلیل احمد کروڑ

ایک مرتبہ سرکار دو عالم رحمۃ للعالمین تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا فاروق اعظم رضوان اللہ علیہم اجمعین کی معیت میں ابو ہیثم انصاری کے گھر تشریف لے گئے ان کے پاس بکریوں کا ریوڑ بھی تھا اور کھجوروں کا باغ بھی، وہ اپنا کام خود انجام دیتے تھے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دو جاں نثار ساتھیوں کے ساتھ ان کے گھر پہنچے تو وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے کیوں نہ خوش ہوں کہ اللہ کا پیارا پیغمبر ان کے گھر مہمان ہو گیا۔ ابو ہیثم نے آپ کی خدمت کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ اور یہ بھی خیال نہ رہا کہ ان کا ریوڑ بھی ہے اور باغ بھی جس کی نگہداشت کرنی ہے اسی اثناء میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

ابو ہیثمؓ! کیا تمہارے پاس کوئی خادم نہیں؟

ابو ہیثم: یا رسول اللہ کوئی خادم نہیں۔

آپؐ نے فرمایا! ابو ہیثمؓ! اگر تم یہ خبر سنو کہ کوئی قیدی آیا ہے تو میرے پاس چلے آنا۔ کچھ روز کے بعد قیدی آنے کی خبر پہنچی تو ابو ہیثمؓ شاداں و فرحاں خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ فلاں وقت سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ کے ہمراہ میرے مہمان ٹھہرے تھے آپؐ نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی قیدی آئے تو میرے پاس آجانا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک قیدی عنایت فرمایا اور ساتھ ہی یہ ہدایت فرمائی کہ

"اس کی اچھی طرح غور و پرداخت کرنا"

ابو ہیثمؓ: خوشی خوشی اسے گھر لے آئے اور آنحضرت

باقی صفحہ ۲۵ پر

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دین حق کی شرط اول

حدیث میں آتا ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھ سے اپنے والدین اور اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبت نہ کرے۔

یہی وجہ تھی کہ غلامان مصطفےٰ و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قلوب میں محبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بے پناہ جذبہ موجود تھا۔ اس سے متعلق بہت سے واقعات کتابوں میں ملتے ہیں یہاں چند جاں نثاروں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جس سے یہ حقیقت بے نقاب ہو جائے گی کہ شمع نبوت کے ان پروانوں نے اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے کس طرح حق محبت ادا کیا۔

غزوۂ اُحد میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے نرغے میں پھنس گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ کون ان کفار کی مدافعت کرتے ہوئے جنت کے عوض ہم پر جان نثار کرتا ہے۔

اس اعلان کے بعد انصار مدینہ کے سات جاں نثاروں نے باری باری اپنی جانیں فدا کر دیں۔

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک جلیل القدر صحابی حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ اُحد میں دشمنوں کی تلواروں کو اپنے ہاتھوں پر روک کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو بچایا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ شل ہو گیا۔

جنگ اُحد میں ایک صحابیہ خاتون رضی اللہ عنہا کے شوہر، بھائی اور بیٹے شہید ہو گئے۔ وہ مدینے سے نکل کر میدان جنگ میں آئی تو ان سے کہا گیا کہ تمہارے خاوند، تمہارا بھائی اور تمہارا بیٹا شہید ہو چکے ہیں۔ اس نے ان کی شہادت کی خبر سن کر پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟ لوگوں نے کہا الحمد للہ وہ زندہ و سلامت موجود ہیں۔ اس نے کہا مجھے لے جا کر دکھاؤ۔ وہ لوگ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس لے گئے۔ جب اس کی نظر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے پر پڑی تو بے ساختہ اس کی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ سلامت ہیں تو آپ کے بعد ہر ایک مصیبت آسان ہے۔

پیغمبر اسلام رسول اللہ علیہ وسلم نے حرم کعبہ میں توحید خالص کا اعلان فرمایا تو ہر طرف سے کفار ٹوٹ پڑے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی اذیت پہنچانے کے درپے ہو گئے۔ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلے خاوند کے فرزند حضرت حارث بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد و نصرت کے لیے دوڑتے ہوئے آئے اور ان سب سے مقابلہ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانا چاہا۔ لیکن ہر طرف سے ان پر تلواریں ٹوٹ پڑیں اور اپنے محبوب و مظلوم پیغمبر کی حفاظت کیلئے جام شہادت نوش فرماتے ہوئے جان جان آفریں کے سپرد کر دی

جان کا تو ذکر کیا ہے عزیزانِ محترم
دونوں جہاں حضورؐ پہ قربان کیجیے
ہم ہیں حضور سرور کونینؐ کے غلام
یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

ہر مسلمان اپنے گریبان میں جھانکے اور غور کرے کہ ختم نبوت کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کیلئے اس نے کیا مالی امداد کی کیا جانی امداد کی اور کتنا وقت دیا

محمد اقبال چیمہ [illegible] آباد

تحریر: محمد اسحاق شیخ
اسلام آباد

جھوٹ کیا ہے

حدیث میں ہے کہ انسان جب ایک جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو سے میل دور بھاگ جاتا ہے۔ جھوٹ انسان کے لئے ہلاکت کا باعث ہے جھوٹ انسان کو معاشرے میں رسوا کر دیتا ہے ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے نہ جانے کتنے اور جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔

مثل مشہور ہے کہ جھوٹ کے پاؤں کہاں۔ جو انسان جھوٹ بولتا ہے۔ وہ بار بار اپنا بیان بدلتا ہے۔ جھوٹا آدمی خدا کے نزدیک ناپسندیدہ انسان ہے اور جھوٹے آدمی کی دوسری عبادات کی خدا کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے سرور کائنات کا ارشاد ہے

جس شخص نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا ہی نہ چھوڑا تو اس کا کھانا اور پانی چھڑا دینے کی اللہ کو کوئی حاجت نہیں۔

اکثر لوگوں کے نزدیک جھوٹ ایک معمولی سی بات ہے۔ بخاری شریف میں حضرت انسؓ سے مذکور ہے کہ تم ایسے امور کا ارتکاب کرتے جو تمہاری نگاہ میں معمولی اور بال سے بھی حقیر ہیں اور ہم ایسے گناہوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مہلک اور تباہ کن شمار کرتے تھے جھوٹ ایک گناہ ہے اور اس کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے چونکہ اگر گناہ کو حقیر سمجھا جائے گا تو اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا گناہ تصور ہو گا۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت دونوں جہاں میں خیر و برکت اور مسرت کے حصول کو اعمال پر موقوف فرمایا

گندم از گندم بروید جو ز جو — از مکافات عمل غافل مشو

جو شخص بھی اس مسئلہ کو بخوبی سمجھ جائے گا اور اس میں تفکر و تامل سے کام لے گا۔ وہ اس کے مفید نتائج سے بہرہ مند ہو گا۔ جو شخص اپنی توجہ کتاب و سنت کی طرف مبذول کرے گا اسے یہی کافی ہوں گے۔

تیر نیم کش / تیر ترازو (؟)

محمد حنیف ندیم

شیطان اور چیلے کے درمیان دلچسپ مکالمہ

خط و کتابت اور گرو کا اندازِ خطابت

مرزا طاہر کو لاحق بیماریوں کے علاج کے لیے سوا لاکھ فقیری نسخہ

شیطان کا جوابی خط

پیارے طاہر! خوش رہو۔

ختم نبوت والوں کی کانفرنس ہوگئی۔ اس مرتبہ پہلے سالوں کی نسبت بہت زیادہ اجتماع تھا۔ تقریریں بھی تند و تیز تھیں۔ اس کے اثرات سلسلہ پر بہت برے پڑے ہیں —— بہرحال میں نے خلیفہ ربوہ کو ہدایات جاری کردی ہیں وہ کسی شمارہ میں اس پر کوئی نوٹ لکھ دے گا یا مراسلہ شائع کردیگا۔ اس کانفرنس کی وجہ سے میری طبیعت خراب ہے۔ دونوں (؟) بہ رہے ہیں۔ فضل عمر ہسپتال کے ڈاکٹر صاحبان اور عملہ بڑی محنت اور جانفشانی سے میرے علاج اور تیمارداری میں منہمک ہیں۔ جوں ہی طبیعت سنبھل گئی اور میں چلنے پھرنے کے قابل ہوگیا تو تشریف لے آؤں گا۔ میرا شاندار استقبال کرنا نہ بھولنا۔ میرے خاص الخاص چیلے ڈاکٹر عبدالسلام اور ایم ایم احمد موجود ہونے چاہئیں۔ فقط

تمہارا سرپرست

ابلیس

فضل عمر ہسپتال، ربوہ

دست اور قئیاں بند ہوگئیں تو شیطان لندن پہنچا۔ لندن ایرپورٹ پر مرزا طاہر نے شاندار استقبال کیا۔ اس موقعہ پر قادیانی کنا نذونہ کا ایک جائی و چوبند دستہ بھی گارڈ آف آنر پیش کرنے کے لیے موجود تھا۔ پھر یوں مکالمہ ہوا:

شیطان ! مجھے ڈاکٹر سلام اور ایم ایم احمد نظر نہیں آرہا، وہ کیوں نہیں آئے؟

مرزا طاہر ! حج حج حضور میں اطلاع دینا بھول گیا تھا۔

شیطان ! کیوں بھول گئے؟ تمہیں کھانا یاد رہا، بسیار خوری کا مقابلہ یاد رہا، میرا پیغام یاد نہ رہا، کیوں؟

مرزا طاہر ! غلطی ہوگئی، مم مم مم مجھے معاف کردیں۔

شیطان ! نہیں! جھوٹا مرزا، پکڑو کان، تمہیں بتاتا ہوں حکم عدولی کی سزا۔

مرزا طاہر ! (مرغا بن گیا ہے) —— کان پکڑ کر حج حج حضور لس کافی ہوگئی آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

شیطان ! کان چھوڑتے ہو —— میرے جیالو! اس کی کمر پر اینٹیں لاد دو۔

مرزا طاہر ! (کان پکڑے کپڑے) حج حج حضور ——

شیطان ! اچھا ناک سے لکیریں کھینچو۔

مرزا طاہر ! (ناک سے تین لکیریں کھینچتا ہے)

شیطان ! اٹھو! ادھر آؤ میرے گلے لگ جاؤ (شیطان اس کے آنسو پونچھتا ہے اور گلے لگاتا ہے —— پیار کرتا ہے، کمر تھپ تھپاتا ہے اور کہتا ہے کہ آئندہ حکم عدولی نہ کرنا، بیٹے تمہیں اس وجہ سے چھوڑ دیا کہ تمہیں ختم نبوت والوں نے پہلے ہی بہت پریشان کر رکھا ہے، بہت سی بیماریاں تمہیں لاحق ہوچکی ہیں، ورنہ میں ہرگز نہ چھوڑتا۔

مرزا طاہر ! ہا ہا باہر دوست احباب کافی جمع ہیں اگر طبع نازک پر گراں نہ گزرے تو مختصر سا خطاب ہو جائے؟

شیطان ! ہاں ہاں بالکل —— انتظام کرو اور لوگوں کو بٹھاؤ۔

مرزا طاہر کا اعلان ! حضرات باہر لان میں تشریف رکھیں، ہماری آپ کی خوش قسمتی کہ ہمارے مربی و محسن تشریف لائے ہیں۔ پیار و محبت اور گرمجوشی سے ان کا خطاب سنیں۔

شیطان کا اپنے چیلوں اور نائب سے خطاب

پیارے عزیزو! سب سے پہلے تو میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میرے لیے دیدہ و دل فرش راہ کیے اور شاندار استقبال کرکے میرے ساتھ محبت کا اظہار کیا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گا۔ میں نے اپنے نائب طاہر کو سرزنش کی، آپ کو اس سے ضرور صدمہ ہوا ہوگا۔ لیکن یہ معاملہ آقا و غلام، مالک و مملوک اور خادم اور مخدوم کا ہے۔ میرے دل میں جو اس کی قدر و منزلت ہے وہ آپ سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہے اور دن بدن اضافہ ہی ہوتا رہے گا —— (زوردار تالیاں)

میں جانتا ہوں اور میں نے آپ سب لوگوں کے دلوں کو ٹٹولا ہے۔ اگر عزیزی طاہر سے دلوں میں نفرت کرنے لگے ہو، اگر کسی نے اس نفرت کا اظہار کیا یا عزیزی طاہر کی طرف حقارت کی نگاہ سے دیکھا تو اس کے ساتھ وہی سلوک کروں گا۔ جو میرے پیارے عزیز طاہر نے ختم نبوت والوں کے مبلغ اسلم قریشی سے کیا ہے۔

تالیاں —— نعرے —— شیطان کی جے، مرزا قادیانی کی جے، مرزا طاہر کی جے۔

پیارے بچو گھبراؤ! میں ابھی ابھی ربوہ سے آیا ہوں، میرا سلسلہ وہاں قائم ہے لیکن یہ کھٹکے کی بات ہے کہ وہاں ختم نبوت والوں کی کانفرنس ہوچکی ہے۔ میرے سلسلے کا کوئی جلسہ نہیں ہوسکتا —— چنانچہ اس کانفرنس سے پہلے میں نے وہاں اپنے سرکردہ چیلوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ فوراً ایک جلوس نکالو —— آپ نے لندن کے جنگ اخبار میں خبر پڑھی ہوگی کہ ربوہ میں جلوس نکالا گیا ہے ——

وہ جلوس میں سے ہی نکلوایا تھا۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ مسلمان جس چیز سے چڑتے ہیں جلوس میں وہی ہوا۔ یعنی کلمہ طیبہ کا جھنڈا اُٹھایا ہوا تھا اور سینوں پر بیج لگے ہوئے تھے۔ یہ میں نے اس لیے کیا کہ ذرا ان کی مایوسی اور بد دلی پھیلی ہوئی تھی۔ اس جلوس سے وہ ختم ہو گئی۔

زوردار تالیاں —— آہا ہو ہو

لیکن ختم نبوت والوں کی کانفرنس نے میرے سارے کیے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ پھر وہی مایوسی، پھر وہی بد دلی چھا گئی ہے۔ یہ سلسلہ کا مرکز ہے اگر مرکز کمزور ہو گیا تو اس کے اثرات یہاں بھی پڑیں گے۔ اس لیے میں چند تجاویز پیش کرنا چاہتا ہوں۔ توجہ سے سنیں:

۱ — ہمارے سلسلہ کے تمام مسلمان مخالف ہیں۔ خواہ وہ دیوبندی ہوں، بریلوی، اہلحدیث ہوں، شیعہ ہوں، حنفی، شافعی، حنبلی یا مالکی ہوں سب خلاف ہیں سب ہی کافر کہتے ہیں۔ یہ سب ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر جمع ہیں عزیزو! میں تم سے پوچھتا ہوں کہ یہ مسلمانوں کا ہمارے سلسلہ کے خلاف جو اتحاد ہوا اور ایکا ہے وہ ختم ہونا چاہیے یا نہ؟

چیلے! —— بالکل ختم ہونا چاہیے۔

شیطان! تو پھر آپ ایسا کریں کہ شیعہ سُنی سے، بریلوی کو دیوبندی سے، حنفی کو شافعی سے اور حنبلی کو مالکی سے لڑا دیں اور ایسے طریقے سے لڑائیں کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو، چنانچہ اس مقصد کے لیے لاہور اور کراچی میں کام شروع ہو چکا ہے۔ لاہور کا نقاطعہ اور کراچی کا امن ایسی تحریریں شائع کر رہا ہے۔ جس سے ہمارا مقصد حل ہوتا ہے ہمارے تربیت یافتہ کمانڈوز نے لاہور میں اس کمال ہوشیاری سے شیعہ سنی فساد کرایا ہے کہ ان کا نام ہمارے سلسلہ کی تاریخ میں آسمان کے ستاروں کی طرح جگمگاتا رہے گا۔ میں ان نوجوانوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔

جیکارے —— خدام زندہ باد ——
کمانڈوز زندہ باد —— شیطان کی جے

ہم لکھ کر اور آپ پڑھ کر نعرہ لگائیں

ختم نبوت زندہ باد

تحریک ختم نبوت میں ایک مسلمان دیوانہ وار ختم نبوت زندہ باد کے لاہور کی سڑکوں پر نعرے لگا رہا تھا۔ پولیس نے پکڑ کر تھپڑ مارا، اس پر اس نے پھر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگایا، پولیس والے نے بندوق کا بٹ مارا، اس نے پھر نعرہ لگایا۔ یہ مارتے رہے یہ نعرے لگاتا رہا۔ اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا۔ یہ زخموں سے چور چور پھر بھی ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتا رہا، اسے گاڑی سے اتارا گیا تو بھی وہ نعرہ لگاتا رہا۔ اسے فوجی عدالت میں لایا گیا، اس نے عدالت میں آتے ہی ختم نبوت کا نعرہ لگایا، فوجی نے کہا ایک سال کی سزا، اس نے سال کی سزا سن کر پھر ختم نبوت کا نعرہ لگایا، اس نے سزا دو سال کر دی، اس نے پھر نعرہ لگایا غرضیکہ فوجی سزا بڑھاتا رہا اور یہ مسلمان ختم نبوت زندہ باد کے نعرے بلند کرتا رہا، فوجی عدالت جب بیس سال پر پہنچی دیکھا کہ بیس سال کی سزا سن کر یہ پھر بھی نعرہ سے باز نہیں آ رہا تو فوجی عدالت نے کہا کہ باہر لے جا کر گولی مار دو۔ اس نے گولی کا سن کر دیوانہ وار رقص شروع کر دیا۔ اور ساتھ ختم نبوت زندہ باد، ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف ترانہ سے ایمان پرور و وجد آفریں کیفیت طاری کر دی، یہ حالت دیکھ کر عدالت نے کہا کہ رہا کر دو کہ یہ دیوانہ ہے۔ اس نے رہائی کا سن کر پھر نعرہ لگایا، ختم نبوت زندہ باد

قارئین کرام! ہم لکھتے ہوئے نعرہ لگاتے ہیں آپ پڑھتے ہوئے نعرہ لگائیں۔

ختم نبوت زندہ باد

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں دہلی دروازہ لاہور کے باہر صبح سے عصر تک جلوس نکلتے رہے اور دیوانہ وار سینوں پر گولیاں کھا کر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر جان قربان کرتے رہے۔ عصر کے بعد جب جلوس نکلنا بند ہو گئے۔ تو ایک اسی سالہ بوڑھا اپنے معصوم پانچ سالہ بچے کو اپنے کندھے پر اٹھا کر لایا، باپ نے ختم نبوت کا نعرہ لگایا معصوم بچے نے جو باپ سے سبق پڑھا تھا اس کے مطابق زندہ باد کہا دو گولیاں آئیں اسی سالہ بوڑھے باپ اور پانچ سالہ معصوم بچے کے سینہ سے شائیں کر کے گذر گئیں، دونوں شہید ہو گئے۔ مگر تاریخ میں ایسے باب کا اضافہ کر گئے کہ اگر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر مشکل وقت آئے تو مسلمان قوم کے اسی سالہ بڑھے ضعیف عمر سے لے کر پانچ سالہ معصوم بچے تک سب جان دے کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا تحفظ کرتے ہیں۔

(ایمان پرور یادیں از مولانا اللہ وسایا)

پیارے عزیزو! ہمارے سلسلہ کا گزشتہ دنوں لندن کے نزدیک قائم مرکز میں جو عالمی جلسہ ہوا ہے میں نے عزیزی طاہر سے کہا تھا کہ عنقریب آپ خوشخبری سنیں گے وہ خوشخبری آج میں سنا دینا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے ہمارے سلسلہ کے سو سال پورے ہونے پر پوری دنیا میں ہماری حکومت قائم ہو جائے گی۔ عزیزم طاہر کو میں نے ہدایات جاری کر دی ہیں کہ تمام ملکوں کے صدور، وزرائے اعظم اور وزراء کی فہرستیں ابھی سے تیار کرنا شروع کر دیں —— سو

آپ مایوس نہ ہوں، بددل نہ ہوں — اب ہمارے اقتدار کو کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔

زوردار تالیاں اور جیکارے

لیکن آنے والے حالات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ آپ سب خلوص کے ساتھ عزیزی طاہر کے دامن سے وابستہ رہیں — اور ان کی ہدایات کے مطابق پوری دنیا میں تخریب کاری فرائض انجام دیتے رہیں۔

عزیزان من! ساری باتیں اس کھلے جسے میں بتانے کی نہیں ممکن ہے کہ ختم نبوت والوں کا جاسوس یہاں موجود ہو بس عزیزم طاہر کی ہدایات پر عمل کرتے رہنا۔ میرا یہ پیغام صرف اپنے تک محدود نہ رکھیں بلکہ سب کے تمام افراد تک پہنچائیں اسی میں ہماری کامیابی ہے۔

جیکارے زوردار تالیاں — مصافحے اور معانقے

مرزا طاہر! مجددآپ نے کمال کر دیا۔

شیطان! کیوں کیسا رہا خطاب۔

مرزا طاہر! خطاب کیا تھا — میرے تو تمام مسئلے حل ہو گئے، واہ جی واہ، واہ جی واہ۔

شیطان! میری اس تقریر کے بعد اب تمہاری پریشانیاں ختم ہو جانی چاہئیں۔

مرزا طاہر! واقعی اب کوئی خط لکھنے، پیغام جاری کرنے یا اجلاس بلانے کی ضرورت نہیں رہی — میں آپ کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں اتنا ہی کم ہے۔ لیکن ختم نبوت والوں نے مجھے جو بیماریاں چمٹا دی ہیں ان کا بھی کوئی علاج ہو جائے تو بس سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔

شیطان! تمہارے دادا جان مرزا قادیانی کی کتاب نور الحق صہ تا صہ پر پورے ایک ہزار مرتبہ مولویوں کے بارے میں لکھا ہوا ہے۔

لعنت لعنت لعنت

مرزا طاہر! جی ہاں لکھا ہوا ہے — تو اس کا کیا کروں؟

مرتب و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

بنک کی نوکری

اعجاز احمد، کراچی۔

س: کیا پاکستان میں بنک کی نوکری حلال ہے یا حرام (دو ٹوک الفاظ میں) کیونکہ کچھ حضرات جو صوم و صلوٰۃ کے پابند بھی ہیں اور پندرہ بیس سال سے بنک کی نوکری کرتے چلے آ رہے ہیں اور اپنی اولاد کو بھی اس میں لگا دیا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں کہ سودی کاروبار مکمل طور پر حرام ہے مگر بنک کی نوکری (گو بنک میں سودی نظام ہے) ایک مزدوری ہے جس کی ہم اُجرت لیتے ہیں، اصل سُود خور تو اعلیٰ حکام ہیں جن کے ہاتھ میں سارا نظام ہے۔ ہم تو صرف ان کے نوکر ہیں اور ہم تو سود نہیں لیتے وغیرہ وغیرہ۔

ج: بنک کا نظام جب تک سود پر چلتا ہے اس کی نوکری حرام ہے، ان حضرات کا یہ استدلال کہ ہم تو نوکر ہیں، خود تو سود نہیں لیتے، جواز کی دلیل نہیں، کیونکہ حدیث میں ہے

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے پر، کھلانے والے پر، اور اس کے لکھنے والے پر اور اس کی گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں۔

پس جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے ملعون اور گناہ میں برابر قرار دیا ہے تو کسی شخص کا یہ کہنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے کہ میں خود تو سود نہیں لیتا، میں تو سودی ادارے میں نوکری کرتا ہوں۔

علاوہ ازیں بنیک ملازمین کو جو تنخواہیں دی جاتی ہیں وہ سود میں سے دی جاتی ہیں، تو مال حرام میں سے تنخواہ لینا کیسے حلال ہوگا۔ اگر کسی نے بدکاری کا اڈہ قائم کیا ہو اور اس نے چند ملازمین بھی اپنے اس ادارے میں کام کرنے کے لئے رکھے ہوئے ہوں، جن کو اس گندی آمدنی میں سے تنخواہ دیتا ہو، کیا ان ملازمین کی یہ نوکری حلال اور ان کی تنخواہ پاک ہوگی؟

جو لوگ بنک میں ملازم ہیں ان کو چاہیے کہ جب تک بنک میں سودی نظام نافذ ہے، اپنے پیشہ کو گناہ اور اپنی تنخواہ کو ناپاک سمجھ کر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے رہیں اور کسی جائز ذریعہ معاش کی تلاش میں رہیں۔ جب جائز ذریعہ معاش مل جائے تو فوراً بنک کی نوکری کو چھوڑ کر اس کو اختیار کرلیں۔

دم کا مسئلہ

افشاں سعید۔

س: ۱۵ رمضان المبارک کو اللہ کے فضل و کرم سے میں عمرے کی سعادت سے سرفراز ہوئی، جب میں عمرے کے لیے روانہ ہوئی تو زنانی ماہ کے حمل سے تھی۔ میقات میں احرام باندھ کر پہنچے اور کچھ دیر قیام کے بعد عمرہ ادا کیا۔ قیام کی جگہ واپس پہنچ کر معلوم ہوا کہ سفر کی تھکن کی بناء پر کیونکہ سفر بائی روڈ تھا، مجھے کافی تعداد میں طواف سے پہلے خون آ چکا تھا۔ لیکن جسم پر سیاہ عبا رکی وجہ سے مجھے اس وقت اس کا علم نہ ہو سکا۔ اور میں نے اسی حالت میں طواف کر لیا۔ دوسرے دن ہم لوگ مدینہ روانہ ہو گئے کیونکہ میرے شوہر کو چھٹی قلیل وقت کے لیے ملی تھی جس میں ہم ایک مکہ اور ایک دن مدینہ میں گذار سکتے تھے۔ بہر حال خون ایک دن بعد بالکل بند ہو گیا اور میں نے پاک ہو کر روضہ مبارک کی زیارت کی۔

اب آپ سے ایک بات تو یہ معلوم کرنا ہے۔ کہ ایسی صورت میں مجھ پر دم دینا فرض ہوا یا "بدنہ" اور کیا یہ ضروری ہے کہ یہ حرم شریف کی حدود ہی میں ادا کیا جاتا، کیونکہ مجھے پہلے اس بات

کا علم نہ تھا اور نہ ہی یہ بات میرے شوہر کے علم میں تھی اور یہ بات گزشتہ دن جب میں دم دلوانے کی تیاری یہاں پاکستان میں کر رہی تھی تب میرے علم میں آئی۔ تب سے دل بے حد پریشان ہے۔ اب تک کچھ پیسوں وغیرہ کی وجہ سے تاخیر ہوتی رہی اور اب میں مزید تاخیر نہیں کرنا چاہتی، کیونکہ یوں موت کا کوئی بھروسہ نہیں لیکن دو مہینے سے میرے ہاں بچہ ہونے والا ہے۔ اور میں اس سے پہلے یہ فرض ادا کر دینا چاہتی ہوں کہ اگر اس وقت میرا بلاوا آگئے تو میں اللہ کے پاس یہ بوجھ لے کر نہ جاؤں۔ آپ یہ فرمائیں کہ اس صورت میں دم دلوانے کا کیا طریقہ ہوگا۔ کیونکہ فی الحال میں دوبارہ سعودی عرب نہیں جا سکتی، تو کیا میری جگہ کوئی اور بھی یہ دم یا بدنہ دلوا سکتا ہے۔ اور اس تاخیر اور کوتاہی سے گناہ گار تو نہیں ہو رہی ہوں۔ اس کے علاوہ دم یا بدنہ دلوانے کا طریقہ بھی بتا دیں تو عین نوازش ہوگی کہ یونہی ذبح کر کے کسی غریب کو دے دیں یا قربانی وغیرہ کی طرح اس کی بھی کچھ مخصوص دعائیں ہیں۔

ج: آپ کو چاہیے تھا کہ پاک ہو کر طواف دوبارہ کر لیتیں۔ مگر آپ نے دوبارہ طواف نہیں کیا، اس لیے دم (بکری) واجب ہے۔ مکہ مکرمہ جانے والے کسی شخص کے ہاتھ اتنی رقم بھیج دیجئے جس سے بکری ذبح کی جا سکے۔ اور وہ حرم مکہ میں بکری ذبح کرا دے۔ اس کا گوشت صرف فقراء کھا سکتے ہیں، اغنیاء کو اس کا کھانا جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔

ضروری گذارش

ہفت روزہ سے متعلق جملہ رقوم عالمی مجلس کراچی کے پتے پر بھیجی جانی چاہییں نیز اگر ڈرافٹ یا چیک ہو تو اس پر الائیڈ بینک جوڑیا بازار کی اکاؤنٹ ۳۶۳ درج ہونا چاہیے نیز ایجنٹ حضرات اور خریدار حضرات خط و کتابت یا رقم بھیجتے وقت ایجنسی یا خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(ادارہ)

شجاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سید منظور احمد

دنیا میں جتنے بھی انبیاء علیہ السلام تشریف لائے تمام بشری کمزوریوں سے پاک اور تمام اخلاق فاضلہ، اخلاق حسنہ اور اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے اور ہر اچھی وصف نبی و رسول میں موجود تھی۔ شجاعت کی صفت بھی ہر انسان کا اعلیٰ جوہر ہے اگر ایک آدمی بہادر ہے تو اس میں استقلال، ارادے کی پختگی، سچائی، بے باکی بھی اس میں موجود ہوگی۔ تاجدار مدینہ کے راستے میں جتنی مشکلات و مصائب، آئے غزوات میں جس طرح ثابت قدمی اور دلیری کا ثبوت دیا آپ ہی کی شان ہے۔ آپ تمام دنیا میں سب سے زیادہ بہادر تھے۔ اور تمام انبیاء و مرسلین سابقین کے کمالات کا مجموعہ تھے۔ جس طرح حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار۔

۸ھ میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ سے فارغ ہو کر قبائل ہوازن و ثقیف کا رخ کیا اور غزوہ حنین پیش آیا قبائل ہوازن نے گھات لگا کر جب اسلامی لشکر پر تیروں کی بوچھاڑ کی تب آپ ہی تھے جو بہت کم تعداد صحابہ کے ساتھ ڈٹے رہے اور اس وقت اپنے خچر کو ایڑ لگا لگا کر آگے بڑھانے کی کوشش فرماتے لیکن شمع رسالت کے پروانے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے رہے کسی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ غزوہ حنین میں تم میدان سے ہٹ گئے تھے تو انہوں نے کہا ہاں لیکن خدا کی قسم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھسان کی جنگ اور تیروں کی بوچھاڑ میں بھی اپنی جگہ ثابت قدم رہے اور یہ شعر پڑھتے رہے۔

انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبدالمطلب،

حضور کے خادم خاص حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میرے آقا سب سے بہادر تھے ایک دفعہ رات کو مدینہ میں شور ہوا کہ دشمن آگیا ہے۔ تو صحابہؓ اپنے اپنے ہتھیار لے کر جب مدینہ سے باہر نکلے تو دیکھا کہ آنحضرتؐ گھوڑے کی برہنہ پیٹھ پر سوار ہیں اور واپس تشریف لا رہے ہیں اور فرمایا کہ کوئی خطرے کی بات نہیں جاؤ آرام کرو میں دور دور سے ہو کر آ رہا ہوں دشمن کہیں بھی نہیں۔ اندازہ کیجئے رات کو تاریکی میں کہاں کہاں کا چکر لگا کر تشریف لائے۔ ایسا کام کوئی اعلیٰ درجہ کا دلیر ہی کر سکتا ہے۔

جہاد سے واپسی پر آپ درخت کے نیچے تن تنہا آرام فرما ہیں غورث بن حارث آتا ہے آپ کی تلوار اتار کر گستاخانہ انداز میں چمکا کر تلوار سونت کر پوچھتا ہے کہ بتائیے میرے ہاتھ سے اب آپ کو کون بچا سکتا ہے آپؐ تبسم فرماتے ہیں اور نہایت اطمینان و سکون سے فرماتے ہیں "اللہ" دشمن کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ جاتی ہے۔ اس طرح کوئی اور ہوتا تو لرزہ طاری ہو جاتا موت سامنے نظر آتی لیکن پیغمبرانہ شان ہے کہ ڈر نہیں۔

ہجرت کی رات آنحضرتؐ اپنے رفیق ہجرت سیدنا صدیق اکبرؓ کے ساتھ غار ثور میں جلوہ افروز ہیں کفار مکہ تلاش میں مارے مارے غار ثور میں پہنچ جاتے ہیں رفیق غار و رفیق مزار آپ کی ذات کی وجہ سے انتہائی غمزدہ اور پریشان ہیں باہر کفار کے قدم نظر آ رہے ہیں باتوں کی آواز صاف سنائی دیتی ہے رفیق ہجرت کی دلی کیفیت بھانپ کر آپؐ فرماتے ہیں۔ صدیق ان دو کے بارے میں تیرا کیا خیال

(باقی صفحہ ۲۳ پر)

بزمِ ختم نبوت

میں نے اس جہاد میں بھرپور شرکت کا فیصلہ کرلیا ہے

ہفت روزہ ختم نبوت کا اکتوبر کا شمارہ میرے سامنے ہے۔ قادیانیت اور احمدیت کے نام پر چلنے والے جعل و فریب کو جس عزم کے ساتھ آپ حضرات نے للکارا ہے اس سے جہاں دنیا اس فریب سے آگاہ ہوئی ہے وہاں غافل انسانوں کو اس جہاد میں شرکت کا ولولہ بھی فراہم کیا ہے اور میں نے اس جہاد میں بھرپور شرکت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری سیاسی وابستگی خواہ کیسی بھی ہو میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ایک ادنیٰ کارکن کی حیثیت سے ہر لحاظ سے بھرپور کام کروں گا۔

(ملک غلام رسول، غلام نبی اعوان ٹرانسپورٹ، کراچی)

ہر مسلمان اس کی اشاعت میں حصہ لے

میں ہفت روزہ ختم نبوت کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہوں۔ اور ہفت روزہ کی وساطت سے تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور مرزائیوں کے گرو غلام احمد قادیانی کی جس طرح بھی ہو تذلیل کریں۔ کسی مرزائی سے لین دین نہ کریں۔ اور اگر کسی مرزائی کافر (اگر خدانخواستہ) کی عدالت (اگر وہ کہیں کسی عہدہ پر فائز ہو) سے انصاف وغیرہ کی امید نہ رکھیے۔ آخر میں جناب محمد خان جونیجو سے اپیل کرتا ہوں کہ مسلمانوں کے ملک میں ان کافروں کو اعلیٰ و ادنیٰ تمام عہدوں سے برطرف کر دیا جائے، ورنہ کسی وقت بھی حالات خراب ہو سکتے ہیں۔ جس کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ (محمد شفیع سماجی کارکن دے والا ضلع بھکر)

غیرت دلانے والا پرچہ

میں ہفت روزہ "ختم نبوت" کا پڑھنے والا ہوں اور مجھے ہفت روزہ ختم نبوت پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ رسالہ ان شاء اللہ ایک دن تمام مسلمانوں کو واقعی غیرت اسلامی سے ہمکنار کرے گا اور تمام مسلمان "مرزائی کافروں کا ہر طرح سے بائیکاٹ کر دیں گے۔

(مولوی محمد حیات قاضی، دے والا ضلع بھکر)

ایک تجویز

ختم نبوت باقاعدہ مل رہا ہے، خدا سے دعا ہے کہ اسے مزید ترقی و کامرانی عطا فرمائے۔ ایک تجویز یہ ہے کہ ہر رسالہ میں قادیانیوں کی مشروبات ساز فیکٹری شیزان کے متعلق اشتہار بمعہ مختصر حوالے کے ضرور دیا جائے۔ تاکہ مسلمان اس کا بائیکاٹ کر سکیں اور مسئلہ کو سمجھیں۔ بہتر ہوگا کہ آخری صفحہ پر نمایاں کرکے دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، آمین

(قمر آصف شاہ، اسٹیٹ بینک لاہور)

ختم نبوت ایک معیاری جریدہ

ہفت روزہ ختم نبوت ایک معیاری جریدہ ہے۔ نہایت ہی قلیل وقت میں پرچے نے جو کام کیا ہے۔ وہ قابل ستائش ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو بڑی ترقی عطا فرمائے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے لیے خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کارنامے سرانجام دیئے اور مرتدین سے جنگیں لڑیں، ان پر تفصیل سے روشنی ڈالی جائے اور علمائے کرام اس سلسلہ میں آسان الفاظ میں مضامین شائع کریں۔ دوسرا ۵۳ء میں جو تحریک ختم نبوت قادیانیت کے خلاف چلی تھی، اس کی تفصیل بھی قسط وار شائع کریں، مہربانی ہوگی۔

(محمد اکرم فاروقی، انجمن سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہم، دریاخان بھکر)

درخواست

ضلع بھکر میں تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ مرزائیوں کے تمام کوائف سے درج ذیل پتہ پر آگاہ کریں تاکہ ضلع بھکر میں مقیم مرزائیوں کی فہرست جلد از جلد مکمل کی جا سکے، نیز ان کی سرگرمیوں سے بھی مکمل طور پر آگاہ کریں، شکریہ

ایم اکرم فاروق

معرفت مولانا اشفاق احمد محمود خطیب جامع مسجد فردوس دریاخان ضلع بھکر

شیزان کے بائیکاٹ کے اعلان کا فی اثر ہوا

نور ہسپتال کی دیواروں پر ابھی تک کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے چونکہ قادیانی غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کی جتنی بھی عمارتیں ہیں وہ خلافت کا ڈھیر ہیں۔ کیا علمائے کرام اور حکومت پاکستان اس کی وضاحت کر سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے یہ مذاق کب تک ہوتا رہے گا۔ اس علاقہ میں جو لاوا پک رہا ہے وہ کسی وقت باہر نکل سکتا ہے۔ شیزان کمپنی کے متعلق وقتاً فوقتاً ہفت روزہ ختم نبوت میں جو اپیل آتی ہے۔ اس سے بہت فرق پڑا ہے میری رائے یہ ہے کہ اس اپیل کے اسٹیکر چھپا کر دکان، مساجد، دفاتر اور گلی محلوں میں لگائے جائیں تو یقیناً بہت بہتر ہوگا۔ ہفت روزہ ختم نبوت کو جو مقبولیت اللہ تعالیٰ نے دی ہے یقیناً آپ کی محنت خلوص کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ختم نبوت کے سلسلے میں جو لوگ کام کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی غیب سے مدد فرمائے (آمین)

جو کرنی ہے جہانگیری محمد ﷺ کی غلامی کر

مرزائی ایک طرف تو کلمہ طیبہ کی توہین کر رہے دوسری طرف قرآنی آیات کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔ ایک طرف اسرائیل کے جاسوس ہیں تو دوسری طرف روس کے تخریب کار۔ مرزائی پاکستان اور اسلام کے بدترین دشمن ہیں۔ انہوں نے قیام پاکستان کی مخالفت کی لیکن کوئی حربہ کارگر ثابت نہ ہوا۔ اور خداوند کریم کے فضل سے ہمارا پیارا وطن پاکستان

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو معرض وجود میں آگیا۔ پھر انہوں نے اس ملک کو تباہ کرنے کے لیے ہر حربہ آزمایا اور اب تک آزما رہے ہیں۔ کہیں ڈاکے ڈلوا رہے ہیں کہیں دھماکے کرا رہے ہیں۔ کہیں جوتوں پر کلمہ لکھ کر کلمہ کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔ کہیں دیواروں اور ناپاک چیزوں پر آیات قرآن کی بے حرمتی کر رہے ہیں کہیں وطن عزیز کو تباہ کرنے کے لیے جاسوسی کر رہے ہیں۔ اور کہیں نوکری اور چھوکری کا لالچ دے کر مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ مزید یہ کہ اسلحہ کے انبار لگا رہے ہیں اور خود اُن کے اپنے بیان کے مطابق ربوہ میں اتنا اسلحہ ہے کہ ہر مرزائی کے لیے کافی ہے ہمارے پیارے وطن پاکستان جس کے لیے ہم نے لاکھوں جانوں کی قربانی دی' اس کو مرزائیوں سے پاک کرنا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ قریہ قریہ، گاؤں گاؤں، شہر شہر کو مرزائیوں سے پاک کر دیں کیونکہ قادیانی جہاں بھی ہوں گے اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشیں کریں گے اس لیے ہمیں چاہیے کہ مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں سے بچیں اور ختم نبوت پہ قائم رہیں۔ ؎

جو کرنی ہے جہانگیر محمدؐ کی غلامی کر
عرب کا تاج سر پہ رکھ خداوند عجم ہو جا

(طارق جاوید ، ننکانہ صاحب)

خدا نے مجھے قادیانیت کے دامِ تزویر سے کیسے بچایا؟

ڈاکٹر محمد شفیق ناتھ خاں گوٹھ کراچی

اللہ رب العزت نے مجھے فتنہ قادیانیت کے دامِ تزویر میں پھنسنے سے بچایا اور میری امداد فرمائی ۱۹۸۲ء کا واقعہ ہے میں اپنی ڈسپنسری میں بیٹھا تھا گرمیوں کے دن تھے۔ پاس والی درزی کی دکان سے مجھے کچھ پڑھنے کی آواز محسوس ہوئی اس پڑھنے کا تسلسل برقرار رہا ساڑھے بارہ بجے میں ڈسپنسری بند کرکے آرام کے لئے گھر چلا گیا اور پھر چار بجے ڈسپنسری پر آگیا اس وقت بھی وہ آواز آرہی تھی میں معلوم کرنے کے لئے گیا تو ایک صاحب بیٹھے کچھ پڑھ رہے تھے میرے استفسار پر اس نے بتایا کہ میں احمدی ہوں اور تبلیغ کر رہا ہوں۔ یہ سن کر مجھے صدمہ ہوا اور جوش ایمانی میں میں نے اسے برا بھلا کہا کہ تم کون ہوتے ہو مسلمانوں کو مرتد کرنے والے تم مرتد ہو۔ اور مرتد واجب القتل ہوتا ہے نکل جاؤ یہاں سے ورنہ تمہاری پٹائی ہوگی۔

اس پر وہ چلا گیا مگر دوسرے روز تین چار مرزائیوں کو ساتھ لے کر میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ تو ناراض ہو گئے ہیں مولویوں نے خواہ مخواہ آپ کو ہمارے خلاف بھڑکا دیا ہے۔ آپ ہماری سنیں اور جو شک محسوس ہو ہم سے پوچھیں۔ ہم آپ کو شافی جواب دینے کی کوشش کریں گے اگر جواب نہ دے سکے تو آپ کے مذہب پر آجائیں گے یوں انہوں نے مجھے دام فریب میں پھنسانے کی کوشش کی اور پھر پندرہ سولہ نفوس پر مشتمل وہ (اس وقت ناتھ خان گوٹھ میں اتنے ہی گھر تھے انہوں نے اپنا عبادت خانہ بنایا ہوا تھا آجکل وہاں کوئی نہیں) اور میں صرف اکیلا، اپنی کم مائیگی کا احساس بھی تھا۔ محض اللہ رب العزت پر بھروسہ اور امداد و رحم کی درخواست کرتے ہوئے میں مباحثہ پر آمادہ ہو گیا یقین جانیے چھ ماہ یہ سلسلہ جاری رہا باوجود میری کم مائیگی کے اللہ رب العزت نے میری زبان سے ایسی باتیں نکلوا دیں کہ وہ جواب دینے سے عاجز آ گئے جب انہوں نے اپنی بے بسی دیکھی تو انہوں نے کہا ہم اپنا عالم صدر سے لے کر آتے ہیں (اس دور میں ان کا بڑا پادری عبدالمالک صدر میں رہتا تھا) اب مجھے اپنی کم مائیگی پر پریشانی ہوئی۔ نیز میں نے یہ بھی سوچا کہ ہمارا کوئی عالم دین ان مرتدوں پر کیوں وقت برباد کرے گا اس لئے میں نے کسی عالم دین کی طرف بھی رجوع نہ کیا۔ دل میں ندامت و پشیمانی اور اللہ رب العزت سے حفاظت کی دعا کی۔ الغرض وہ اپنے پادری کو لے آئے یہ دسمبر کا مہینہ تھا اتفاقاً سردی بھی زیادہ تھی انہوں نے مجھے دعوت دی کہ ہمارے عالم

جڑانوالہ سے ایک خوش کن مکتوب

الحمدللہ ہفت روزہ ختم نبوت، جاری فرما کر ہمارے اکابر نے امت کی پرانی ضرورت پوری کی جس کی شدت سے انتظار تھی۔ اِس مبارک رسالے کی برکت یہ ہے کہ جس جگہ اس کا ورود ہوتا ہے وہاں کے خوش نصیب مرزائی مسلمان ہو جاتے ہیں۔ بدنصیب منہ چھپاتے پھرتے ہیں۔ اہل اسلام بیدار ہو رہے ہیں اور اپنے اصولی عقیدہ ختم نبوت میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتے جا رہے ہیں۔ آنے والی نسلوں کے لئے یہ ایک مضبوط قلعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ لنگا پور تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں حال ہی میں دو خوش بخت نوجوان مرزائیت سے توبہ کرکے مسلمان ہو گئے ہیں اپنی آخرت کو برباد کرنے کی بجائے وہ امن امام الانبیاء علیہم السلام میں آ کر شاداں و فرحاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت نصیب فرمائے آمین۔

محمد جمیل اجمل قادری دارالعلوم امینیہ جڑانوالہ فیصل آباد

آئے ہیں آپ ان سے ملیں اور اعتراضات پیش کریں ان کے جواب شافی ہوں گے تو قبول کر لیجئے ورنہ آپ کی مرضی۔ اس پر میں نے کہا کہ تم پہلے بھی کہہ چکے ہو کہ اگر ہم مباحثہ ذکر سکے تو تمہارے مذہب اسلام پر آجائیں گے لیکن تم نے ایسا نہیں کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم تو عام آدمی ہیں یہ جو عالم ہیں یہ بھی جواب نہ دے سکے تو پھر ہمیں تمہارے مذہب پر آنے میں تردد نہ ہوگا۔ میں نے جواب دے دیا کہ میرے پاس وقت نہیں۔ ڈسپنسری کا وقت ہے جسے میں بند نہیں کر سکتا۔ دراصل میں گھبرا رہا تھا کہ میں عالم یا مناظر نہیں اور خواہ مخواہ کا روگ میرے گلے پڑ گیا۔ میں جان چھڑانا چاہتا تھا مگر وہ بضد۔ آخر انہوں نے ڈسپنسری بند کرنے کے بعد بات چیت کرنے کو کہا اور کھانے کی دعوت بھی دے ڈالی رات ۱۰ ½ بجے وہ آئے اور ڈسپنسری کا سامان خود ہی سمیٹنا شروع کر دیا اور بالآخر مجھے اپنے ساتھ لے گئے میں انتہائی خوفناک حالت میں صرف جان کا ہی نہیں ایمان کا خطرہ لئے ساتھ ساتھ چلتا رہا اس علاقے میں بجلی نہ تھی گھپ اندھیرا، بادل چھائے ہوئے آخر ایک جگہ پہنچے جہاں بہت سا مجمع محو انتظار تھا اس مکان کے مالک نے دروازے کے باہر ایک گٹر بنایا ہوا تھا اندھیرے کی وجہ سے میں اس گٹر میں جا گرا۔ ٹھنڈ، پھر ٹھنڈا پانی اور بدبو، دن بھر کی تھکاوٹ، عجیب سماں تھا۔ گھٹنے گھٹنے پانی میں کھڑا ہوں خدا نے اس طرح میری امداد فرمائی اور ایک عجیب بات میرے منہ سے نکلوائی کہ (قادیانیت ایک گٹر اور غلاظت ہے) تم گٹر اور غلاظت میں لتھڑنے کے لئے جا رہے ہو۔ یہ میرے لئے خدائی نصرت تھی جو میں نے بلند آواز سے کہیں اور سب نے سنیں مگر جواب ندارد اس طرح خدا نے مجھے ان کے پھندے سے بچا لیا۔ عموماً گفتگو کے دوران وہ مجھے حقیقۃ الوحی کا حوالہ دیا کرتے تھے دوسری کتابیں وہ پڑھنے کے لئے دیتے تھے لیکن طلب کرنے پر بھی حقیقۃ الوحی نہ دیتے تھے اس کے لئے کہتے تھے کہ یہ کتاب انعام کے لئے دی جاتی ہے جو مذہب (قادیانیت) کی خدمت کرتے ہیں اس پر مجھے خیال ہوا کہ یہ کتاب ضرور دیکھنی چاہیے۔

چونکہ وہ ان کے پاس نہیں تھی۔ تو وہ کہا کرتے تھے کہ ربوہ کی خلافت لائبریری میں ہے آپ وہاں چلیں کرایہ اور سفر خرچ ہمارا ساتھ ہی یہ آفر کہ تم یہاں مستقبل برباد کر رہے ہو ہم تمہیں اچھا مکان اور اچھی دکان بھی بنوا دیتے ہیں لیکن ایمان کے مقابلے میں ان کی کیا حیثیت ہے۔ القصہ مجھے کتاب پڑھنے کا شوق ہوا تا آنکہ میں ۱۹۷۱ء میں ربوہ گیا۔ استقبالیہ دفتر گیا خلافت لائبریری کا پوچھ کر وہاں پہنچا۔ انہوں نے میری آؤ بھگت کی میں نے حقیقت الوحی دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا انہوں نے مجھے لائبریری میں پہنچا دیا مجھے کتاب دے کر ایک الگ کمرے میں بٹھا دیا تاکہ سکون سے پڑھ سکوں ایک بجے دوپہر مجھے پیاس محسوس ہوئی اور ساتھ ہی بھوک بھی چونکہ میں نے طعام خانے سے کھانا قبول نہ کیا تھا میں نے سوچا کہ اسٹیشن پر جاؤں وہاں سے کھانا کھا کر آؤں لیکن دروازہ پر پہنچا تو وہ باہر سے بند تھا میں نے دروازہ کھٹکھٹایا نہ کھلا، ٹھہر ٹھہر کر دو تین مرتبہ ایسا ہی کیا مگر دروازہ بند۔ آخر میں نے سوچا کہ خواہ دروازہ توڑنا ہی کیوں نہ پڑے میں اب یہاں سے نکلوں گا۔ دروازے کو ہاتھ لگایا تو وہ خود بخود کھل گیا۔ غصہ میں تو تھا ہی باہر لائبریرین تھا اس سے پوچھا دروازہ کیوں بند کیا تو اس نے دروازہ بند کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اس وقت میری زبان سے یہ الفاظ نکلے "تمہیں شرم نہیں آتی تم خلافت کی جگہ پر بیٹھے ہو اور جھوٹ بولتے ہو جب تمہاری یہ حالت ہے تو تمہارا مذہب بھی جھوٹا ہے یہ الفاظ کہہ کر میں اسٹیشن پر آگیا یہ بھی خدا کی طرف سے میری مدد تھی اور اس طرح میں مرزائیت کے دام تزویر میں پھنسنے سے بچ گیا۔ فللہ الحمد۔

مرزا قادیانی — اصل میں کس کا غلام تھا

مرزا غلام احمد قادیانی کی پہلی شادی بچپن ہی میں اپنے رشتہ داروں میں مسماۃ "حرمت بیگم" کے ساتھ ہوئی تھی مرزا قادیانی کی اس بیوی سے ہمیشہ کشیدگی رہی۔ اور آخرکار اس خانہ ساز نبوت نے محمدی بیگم کے چکر میں پڑ کر اس بیوی کو طلاق دے دی۔ مرزا کی دوسری شادی میر ناصر نواب کی لڑکی "نصرت جہاں" سے ہوئی۔ میر ناصر پنجاب کے محکمہ

محمد رفیق پیر شہزادہ ننکانہ

انہار میں ادنیٰ ملازم تھا۔ شروع شروع میں وہ مرزا کا مخالف تھا لیکن بعد میں (دولت کے لالچ میں آکر) مرزا کے حواریوں میں شامل ہو گیا۔ (سیرت المہدی جلد اول ص ۲۵۲)

مرزا کے ہونے والے خسر کا نام چونکہ ناصر نواب تھا اس لئے انہوں نے مشہور کر دیا کہ میری بارات نواب ناصر کے ہاں جائے گی۔ جس سے ان کے دوست اور باراتی بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے سمجھا کہ شاید مرزا کی شادی کسی بڑے ریاستی نواب کے ہاں ہو رہی ہے، اور ہم نوابوں کے گھر بارات لے جا رہے ہیں۔ مگر انہیں وہاں جا کر معلوم ہوا کہ نہ کوئی ریاست ہے نہ ملک نہ فوج نہ پولیس اور ناصر صاحب کچھ بھی نہیں بلکہ پڑھے لکھے نام محمد فاضل کی طرح نواب ہیں۔ مرزا جی کی بارات میں مسلمانوں کے علاوہ کچھ ہندو باراتی بھی تھے۔ (سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۱۱۱)

قادیان کے سالانہ جلسہ منعقدہ دسمبر ۱۹۳۵ء میں مفتی محمد صادق نے مرزا کی گھریلو زندگی پر تقریر کی تھی جو الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء میں شائع ہوئی۔ مفتی محمد صادق نے مرزا کی خانگی زندگی بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ "ایک دفعہ کسی نے خیر خواہی سے کہا کہ بیوی صاحبہ اپنے زیورات کو بار بار تڑواتی ہیں، اور نئی نئی شکل میں بنواتی رہتی ہیں، اس طرح تو بہت سا نقصان ہوتا ہے، اور زیورات کا بہت سا حصہ زرگر ہی کھا جاتے ہیں بیوی صاحبہ کو روکنا چاہیئے حضرت صاحب (مرزا) نے فرمایا کہ ان کا مال ہے جس طرح چاہیں کھائیں اور یہ کار روائی یعنی

قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما عرصہ دراز سے یہ صدا بلند کرتے چلے آ رہے ہیں کہ قادیانی گروہ ایک دہشت پسند گروہ ہے جس کا خمیر ہی تفرقہ بازی اور تخریبی کارروائی کرنا ہے۔ اس کی بنیاد ہی اس پر اٹھائی گئی ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے اسلام، مسلمان اور اسلامی ممالک میں انتشار و افتراق کی فضا پیدا کی جائے۔ یہ کسی دیوانے کی بڑ نہیں، یہ کسی مجنون کی صدا نہیں بلکہ قادیانیوں کی تاریخ اس امر کی شاہد عدل ہے کہ انہوں نے ابتدا ہی سے اسلام، مسلمان اور اسلامی ممالک کو زک پہنچانے کی بھرپور کوششیں کیں۔ ذرا جنگ آزادی کی طرف لوٹئے۔ آپ کے سامنے یکے بعد دیگرے واقعات اس طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہوں گے جیسے سامنے یہ سب کچھ ہو رہا ہو۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا ابھی دور نہیں آیا۔ ان کا باپ موجود ہے مسلمان میدان جہاد میں غیر مسلم طاقتوں سے نبرد آزما ہیں کہ یکایک مرزا غلام احمد کا باپ پچاس گھوڑے مع پچاس سوار اور دیگر سامان لے کر مسلمانوں کے بالمقابل صف آرا ہو جاتا ہے اور مسلمانوں کو شکست اور اسلام کو ختم کرنے کی سعی کر رہا ہے۔

آگے بڑھیے۔ مرزا صاحب کا بڑا بھائی مرزا غلام قادر بھی اسی کے نقش قدم پر چلا۔ اس کے بعد ایک اور عجیب منظر نظر آتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی پچاس الماریاں بھر رہا ہے۔ جہاد کی مخالفت کر رہا ہے۔ مسلمانوں کی شکست و ناکامی پر قادیان میں گھی کے چراغ جلائے جا رہے ہیں۔ غیر مسلم طاقتوں کی فتح پر قصر قادیان میں جشن کا سماں بندھا ہوا ہے۔ ان کے لئے جاسوسی کے فرائض انجام دیئے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں میں انتشار و افتراق اور ان کی قوت کو کمزور کرنے کی چالیں چلی جا رہی ہیں۔ اسلامی ممالک کے خلاف ہر ممکن حربہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ الغرض جو کچھ کل تک ہوتا تھا آج بھی ہو رہا ہے۔ ان کی اسلام دشمنی اپنے عروج پر ہے اسلامی ممالک میں تخریبی کارروائیاں جاری و ساری ہیں مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہوئے ہیں۔

اسرائیل جو اسلام، مسلمان اور اسلامی ممالک کا بدترین دشمن ہے۔ جس کی پشت پر امریکی و روسی حکومتوں کا ہاتھ برابر موجود ہے۔ وہاں ان کا مشن موجود ہے۔ وہی اسرائیل جہاں مسلمانوں کو اپنا مشن قائم کرنے کی اجازت نہیں، صدر سے ملاقات تو درکنار۔ ان مسلمانوں کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ قادیانی مبلغین برابر اسرائیل کے صدر سے ملاقات کرتے ہیں۔ مشورے ہوتے ہیں راز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں۔ آخر اتنی بڑی اتنی نوازشات کیوں ہیں؟ کچھ تو سوچئے!

مولانا محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

ابھی پچھلے دنوں اسلام آباد میں ایک روسی سفارت کار کا قتل ہوا۔ قتل کس نے کیا؟ اور کیوں کیا؟ جواب یہ ہے کہ قتل قادیانیوں نے کیا اور قتل اس لئے کیا گیا کہ پاکستان پر روس کو حملہ کرنے کا بہانہ مل سکے۔ اور یوں پاکستان میں آگ اور خون کی ہولی شروع ہو جائے۔ پہلے خبر پڑھیے:

روسی سفارت کار کے مبینہ قاتل ظفر احمد (نام بھی قابل غور ہے) کے بڑے بھائی مسعود الدین نے کہا کہ میرا ظفر قادیانی نہیں تاہم ان کے علاوہ ان کا خاندان نسل در نسل قادیانی چلا آ رہا ہے۔

(جنگ لندن ۱۰ ستمبر)

اس بیان کا مقصد یہ ہے کہ روسی حکومت کو اس پر آمادہ کر دیا جائے کہ اس کے سفارت کار کو ایک مسلمان نے قتل کیا ہے پہلے تو قادیانی ہونا ظاہر ہوا تو فوراً رخ بدلا کہ میں اور ظفر... قادیانی نہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ اگر قاتل کا قادیانی ہونا تسلیم کر لیا تو معاملہ کھٹائی میں پڑ جائے گا اس لئے فوراً مسلمان ہونا ظاہر کیا۔ تاکہ اس قتل کو مسلمانوں کے سر تھوپ کر روس کو کھلے عام دعوت دی جائے! اسی کا نام ہے عذر گناہ بدتر از گناہ۔

... مگر افسوس کہ اس بیان سے وہ بات نہ بن سکی۔ اب جب قادیانی ہونا ثابت ہو گیا تو پھر ایک اور پینترا بدلا کہ اصل میں چونکہ ملزم پاگل تھا اس لئے یہ حرکت کر بیٹھا۔ اس کے والد مبارک احمد کہتے ہیں کہ ملزم پاگل تھا اور وہ دو مرتبہ دماغی امراض کے ہسپتال میں زیر علاج رہ چکا ہے۔ اس کے بھائی نے بھی فوراً کہہ دیا کہ:

ملزم پاگل خانے میں بھی رہ چکا ہے۔

اب ملزم پاگل تھا یا نہیں اس کی تفتیش تو ہو رہی ہے لیکن ممکن ہے کہ اسے پاگل ثابت کر بھی دیا جائے اور قادیانیوں کے لئے ایسا کرنا کچھ مشکل نہیں ہے (مدیر)

اب ملزم کا بیان سنئے یہ تصویر کا تیسرا رخ ہے!

۲۵ سالہ ظفر احمد نے پوچھ گچھ کے دوران بتایا کہ وہ کمیونزم میں دلچسپی رکھتا ہے اور ترک وطن کر کے سوویت یونین جانا چاہتا ہے اسی مقصد کے لئے اس نے کئی بار سوویت سفارت خانے کے چکر لگائے لیکن اسے ناکامی ہوئی آخر کار اس نے کسی سوویت سفارت کار کو قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا

(جنگ لندن ۱۰ ستمبر)

دیکھا آپ نے! باپ کچھ کہہ رہا ہے۔ بھائی کچھ کہہ رہے ہیں اور خود ملزم کچھ کہہ رہا ہے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ مسٹر ظفر احمد نہ تو پاگل ہے نہ سوویت یونین جانے کا کوئی پروگرام تھا۔ (ممکن ہے کہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق اس نے چکر لگائے بھی ہوں تاکہ بہانہ مل سکے) بلکہ ملزم خود قادیانی تھا اور اس نے روسی سفارت کار کو قتل کرنے کا منصوبہ اسی لئے بنایا کہ اس سے روس کو بھڑکایا جائے اور وہ مملکت اسلامیہ پاکستان کے خلاف کارروائی کرے تاکہ پاکستان کے مسلمانوں کا امن و سکون لٹ جائے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے تمام مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت فرمائے اور ممالک اسلامیہ اور مسلمانوں کے دشمنوں کو ناکام و نامراد فرمائے۔ آمین

اس ضمن میں یہ سوال ہے کہ حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ کی عام اشاعت میں کیا رکاوٹ ہے کم از کم قوم کو اُن موانع سے ہی آگاہ کیا جائے جن کے سبب یہ تاریخی دستاویز آج تک اشاعت سے محروم ہے؟

● پاکستان جیسے آزاد اسلامی ملک کے اندر قادیانیوں کی الگ اور آزاد ریاست "ربوہ" کے قیام میں قادیانی لیڈروں کے علاوہ کن مسلمانوں کا ہاتھ تھا؟ اور وہ کون لوگ تھے جنہوں نے اس ریاست کے قیام کے لئے ربوہ کی زمین چند روپوں کے عوض قادیانیوں کو الاٹ کر دی تھی؟۔

● ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں دس ہزار سے زائد مسلم نوجوان اور بوڑھے۔ قادیانیوں کو خوش کرنے کے لئے شہید کر دیئے گئے۔ کیا مذہبی سیاسی اور اخلاقی قوانین کے مطابق اس دور کی حکومت کا جرم نہیں؟ اس قتل عام کے بعض مجرم آج بھی پاکستان کے اعلیٰ اور معزز شہری کی حیثیت سے موجود ہیں۔ ان شہیدوں کی گردن کا خون کس کے سر ہے۔ اور آج از سر نو اس سلسلہ میں مقدمہ قائم کرنے اور حقائق کو منظر عام پر لانے میں کون سا قانون مانع ہے؟

● یہ بات اب پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اسرائیل کی فوج میں پانچ ہزار سے زیادہ قادیانی شامل ہیں اور ان کا سفارتی مشن بھی وہاں موجود ہے۔ کیا حکومت پاکستان نے ان قادیانیوں کی پاکستانی شہریت ختم کر دی ہے؟ اور کیا ایسا کوئی قانون موجود ہے کہ پاکستان کی کوئی جماعت یا ادارہ اسرائیل میں اپنا مشن قائم کر سکے؟

● مولانا محمد اسلم قریشی اور دوسرے علماء و مجاہدین ختم نبوت کے اغوا اور قتل کی وارداتوں میں اور اسلم قریشی کیس کو الجھانے میں کس کا ہاتھ اور کس کا اشارہ کارفرما ہے اس کیس میں اور مرزا طاہر کے لندن میں فرار میں واقعی کوئی ربط ہے یا نہ؟ نیز مرزا طاہر کے فرار میں جن لوگوں کا تعاون شامل تھا ان پر کوئی مقدمہ قائم کیا گیا، کوئی سزا دی گئی؟ اور کیا مرزا طاہر کا پاسپورٹ منسوخ کیا گیا؟ یا اس کی پاکستانی شہریت ختم کرنے کے لئے اقدام کیا گیا ہے؟

کسی صوبہ کی چیف سیکرٹری شپ کیا کلیدی آسامی نہیں؟ اگر ہے تو صوبہ سرحد کا چیف سیکرٹری ایک قادیانی کو کیوں بنایا گیا؟

● ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو تنظیم اسلامی کانفرنس کی سائنس فاؤنڈیشن کا سربراہ بنایا گیا ہے اور یہ کام اس تنظیم کے پاکستانی سیکرٹری جنرل شریف الدین پیرزادہ کے دور میں ہوا ہے۔ موجودہ اسلامی حکومت اس سلسلہ میں ابھی تک خاموش ہے کیوں؟ مسٹر پیرزادہ سے سوال ہے کہ کیا اسلامی دنیا میں اس پایہ کا اور کوئی سائنس دان موجود نہیں جو اس عہدے کے قابل ہو؟ اور آپ نے مسلمانوں کے پانچ کروڑ ڈالر ایک قادیانی مرتد کے حوالے کر دیئے ہیں اس کا جواب روز قیامت کیا دیں گے؟

● پاکستان کے اٹیمی توانائی کمیشن میں پچیس سے زائد قادیانی افسر موجود ہیں معتبر ذرائع اس امر کی تصدیق کر چکے ہیں کہ ان افسروں میں سے ایک اسرائیل کے لئے جاسوسی کے الزام میں پکڑا بھی جا چکا ہے اس کے باوجود اس ادارہ میں پاکستان کی بقاء و ترقی کا انحصار ہے قادیانیوں کی موجودگی کس کے حکم پر ہے اور کس کے مفادات کے تحفظ کے لئے؟

● اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمیشن میں قادیانیوں کے حق میں اسی سال ایک قرارداد منظور ہوئی پاکستان سمیت تمام اسلامی ملک جو اس کمیشن کے اور اقوام متحدہ کے ممبر ہیں وہاں خاموش کیوں رہے؟ کیا اس لئے کہ قادیانی اور ان کے لئے قرارداد پیش کرنے والے حق پر تھے؟ آپ یہاں قادیانی طبقہ پر کوئی ظلم تو نہیں کر رہے۔ پھر آپ اس بین الاقوامی ادارہ میں اپنے خلاف قرارداد پیش ہونے اور منظور ہونے پر خاموش کیوں ہیں؟

● ظفر اللہ قادیانی کی موت پر اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی پاکستان آمد کے موقع پر اسے قرآن مجید کا نسخہ تحفتاً پیش کرنے سے متعلق آپ نے غور فرمایا کہ آپ کا یہ فعل اسلام کی خدمت کے ضمن میں آتا ہے یا اسلام دشمنی اور تاج و تحت ختم نبوت سے غداری و بے وفائی ہے؟

● پاکستان کی موجودہ پارلیمینٹ نے "توہین رسالت کا سزا کا قانون" منظور کر لیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ پاکستان میں موجود قادیانی، ذکری، آغاخانی اور عیسائی لٹریچر اور مبلغین، ناشرین، ان کے پریس اور ادارے کیا اس قانون کے تحت واجب التعزیر نہیں ہیں؟ اگر نہیں تو ایسے نمائشی قانون کس کی خوشنودی کے لئے بنائے جاتے ہیں؟ کاش! کوئی ان سوالات کی اہمیت کا اعتراف کر سکتا۔

یہ سوالات جو پاکستان کے ہر مسلمان کی سوچ سے چپٹے ہوئے ہیں۔ ہر مسلمان اس کشمکش میں ہے کہ ان سوالات کا جواب کہاں سے حاصل کرے؟ کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کرے؟؟؟۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس خصائص کبریٰ:

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اموال غنیمت کو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا۔
- قیامت کے دن صُور پھونکے پر سب سے پہلے اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور قبر کے درمیان کی زمین جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود عطا کیا گیا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حوض کوثر عطا کیا گیا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کبریٰ کے اعزاز سے نوازا گیا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

مرسلہ: محمد اسماعیل، بانسہرہ

زیورات کا جو طور بعض چوٹی کے مرزائیوں کو بھی کھٹکتا تھا۔

(کشف الاختلاف صفحہ ۱۴)

حقیقت یہ ہے کہ دہلوی بیوی نے بعض مخصوص حالات کی بناء پر مرزا پر کچھ ایسا رعب ڈال لیا تھا کہ مرزا اپنے گھریلو معاملات میں بالکل عضوِ معطل ہو کر رہ گئے۔ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔ امام مرزا بلکہ فرشتۂ مرزا اپنے تاثرات ان الفاظ میں بیان کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا گھر والوں کے ساتھ اتنا اچھا سلوک تھا کہ خدمت گار عورتیں بھی سمجھا کہتی ہیں کہ مرزا بیوی دی گل بڑی منداے "(سیرۃ المسیح الموعود صفحہ ۹)

مرزا کی یہ زن پرستی مریدوں میں بہت مشہور ہو چکی تھی۔ اسی وجہ سے ایک دفعہ مولوی عبدالکریم نے مفتی محمد صادق سے کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود بیوی صاحبہ کی بات بہت مانتے ہیں۔ گویا گھر میں انہی کی حکومت ہے۔ (اسی وجہ سے ہماری عورتیں بھی ہمارے سر چڑھ رہی ہیں) آپ کو محتاط رہنا چاہیئے۔

(ذکر حبیب صفحہ ۳۲۰)

اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا کے نام جو منی آرڈر آتے تھے وہ اشاعت سلسلہ اور تصنیفات کتب واخبار اور لنگر خانہ وغیرہ کے متعلق ہی ہوتے تھے، اصولی لحاظ سے وہ مرزا یا کسی اور کی ذاتی ملکیت نہ ہوتے تھے۔ اس بات کو ذہن نشین رکھتے ہوئے اس حوالہ کو ملاحظہ فرمائیں۔

ایک دفعہ چٹھی رساں منی آرڈر فارم لے کر آیا اور دروازہ پر آواز دی تو مرزا کی دہلوی بیگم نے ایک خادمہ کو بھیج کر تمام فارم اندر منگوا لئے چٹھی رساں اس انتظار میں کھڑا رہا کہ حضرت صاحب دستخط کر دیں اور فارم واپس بھیج دیں تو میں رقم اندر بھیج دوں گا جب دیر ہو گئی اور فارم نہ آئے تو حضرت صاحب خود اتفاقاً باہر تشریف لائے۔ جب حضرت صاحب کو معلوم ہوا کہ فارم بیوی صاحبہ کے پاس ہیں تو آپ نے بیوی صاحبہ سے کہا کہ فارم ہمیں دے دو چٹھی رساں انتظار کر رہا ہے۔ بیوی صاحبہ نے کہا کہ ہم نہیں دیتے پھر فرمایا کہ آپ ان فارموں کا کیا کریں گی۔ تو بیوی صاحبہ نے کہا کہ آپ ہر روز روپیہ منگواتے ہیں آج روپیہ ہم منگوائیں گے۔ حضرت صاحب (مردود) اس پر کچھ ناراض نہ ہوئے۔ خفگی کا اظہار کیا بلکہ خندہ پیشانی سے فرمایا کہ وہ تو روپیہ ہمارے دستخطوں کے بغیر نہیں دے گا لاؤ ہم دستخط کر دیتے ہیں پھر آپ ہی روپیہ منگوالیں اس پر بیوی صاحبہ نے فارم دیئے۔ اور حضرت صاحب نے فارموں پر دستخط کر کے پھر لوٹا دیئے۔ (پھر روپیہ بیوی نے منگوا لیا کیونکہ مرزا کی خیر بھی اسی میں تھی) (الفضل ۹ جون ۱۹۳۴ء) — مرزا کی ترقی پسندی، زن پرستی اور مریدوں کی حوصلہ افزائی کا اندازہ اس بات سے بخوبی ہو جاتا ہے کہ "بیوی صاحبہ مرزا کے مریدوں کو ساتھ لے کر لاہور وغیرہ سے کپڑے بھی خود ہی خرید لایا کرتی تھیں"

کشف الظنون مرتبہ ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری صفحہ ۸۸

ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا بشیر احمد اپنے والد کی زن پرستی اور ترقی پسندی کی مثال پیش کرتا ہے کہ " بیان کیا مجھ سے مولوی نور الدین نے کہ ایک دفعہ حضور کسی سفر میں تھے جب اسٹیشن پہنچے تو گاڑی لیٹ تھی آپ بیوی صاحبہ کو ساتھ لے کر اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگ گئے۔ یہ دیکھ کر مولوی عبدالکریم حضرت صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ لوگ بہت ہیں۔ بیوی صاحبہ کو ایک طرف بٹھا دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جاؤ جی میں ایسے پردے کا قائل نہیں ہوں۔" (سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۹۳)

قارئین! صاحبزادہ بشیر احمد صاحب نے نہیں بتایا کہ یہ واقعہ کہاں کا ہے لیکن مرزا کے صحابی میاں معراج دین بیان کرتے ہیں کہ یہ واقعہ لاہور ریلوے اسٹیشن کا ہے۔ (جہاں رش بھی کافی ہوتا ہے) نیز معراج دین مذکور بیان کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے مولوی عبدالکریم کو یہ بھی کہا تھا کہ "جاؤ لوگ یہی کہیں گے نا کہ مرزا اپنی بیوی کے ساتھ پھر (ٹہل) رہا ہے۔ (الفضل ۱۱ جون ۱۹۳۴ء)

ہم نے مرزا صاحب کی زن پرستی کا ثبوت آپ کو مہیا کر دیا ہے۔ اب ذرا مرزائی حضرات سوچیں کہ کیا انبیاء کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے سامنے مرغ بسمل بنے رہیں اُن کی عورتیں بے پردگی کے ساتھ غیر مردوں کے ہمراہ خریداری کرتی رہیں (نعوذ باللہ) نہیں یقیناً نہیں۔ یہ انبیاء کے شایان شان نہیں بلکہ یہ اس قادیان کے جگا ڈر کا ہی حال ہو سکتا ہے "مرزا (نو کروڑ وٹس دا) کی ازدواجی زندگی کا یہ نمونہ اُس کی امت کے لئے قابل تقلید ہو سکتا ہے"

۱۹۴۷ء کی مسلم لیگ — موجودہ مسلم لیگ اور صدر ضیاء الحق سے چند سوالات

سید محمد یحییٰ ہمدانی — قصور

قیام پاکستان کے بعد دنیا کے اس سب سے بڑے اسلامی نظریاتی ملک کا پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی بنا جس نے اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کو اعلیٰ کلیدی عہدوں پہ پھیلا دیا اور بعض اسلامی ممالک سے پاکستان کے تعلقات اس لئے خراب کر لئے کہ وہ اپنی حدود میں قادیانیوں کو برداشت نہیں کرتے تھے اس شخص کو وزیر خارجہ بنانا کیا ایک سیاسی غلطی تھی یا کوئی سازش؟ اگر یہ ایک سازش تھی تو اس میں شامل افراد کون تھے؟ اور اگر یہ سیاسی غلطی تھی تو کس کی۔؟

● نوابزادہ لیاقت علی خان اس ملک کے پہلے وزیر اعظم تھے۔ ان کا قاتل کون تھا اور ان کے قتل کے اسباب کیا تھے؟ کیا یہ درست ہے کہ شہید ملت کا قاتل ایک جرمن نژاد قادیانی تھا جو آج بھی جرمنی میں زندہ موجود ہے؟ اس کی گرفتاری اور اس قتل کا معمہ حل کرنے کے لئے سابقہ اور موجودہ حکومت نے کیا کچھ کارروائی کی؟ جو حقائق ثابت ہوئے اس سے عوام کو حقائق سے آگاہ کیوں نہیں کیا جاتا۔؟

● پاکستان ایک آزاد اسلامی ملک ہے ۱۹۷۱ء میں اس مملکت کو دو لخت کر دینے میں قادیانیوں کا ہاتھ تھا یہ الزام کس حد تک درست ہے؟ اس الزام کے متعلق حکومت دو ٹوک تائید یا تردید کیوں نہیں کرتی؟

ختم نبوت فی القرآن

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور رد قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

۵۔ اس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کا استدلال پکڑنے کی اجازت کہاں سے ملی؟ اس وقت یکایک یہ دلیل پیش کر دی گئی تھی مگر اب سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مرزا یہ آیت قرآن سے چوری کر رہا ہے۔

۶۔ لبثت فیکم میں خطاب کافروں سے ہے اور یہاں مرزا مسلمانوں سے مخاطب ہے۔

۷۔ اگر بالفرض محال اس آیت سے نبوت ثابت ہو تو وہ نبوت مستقل ہوگی۔ کیونکہ یہ آیت ایسی نبوت کو ثابت کرنے کے لیے اُتری تھی جو مستقل نبوت تھی۔ جب مرزا اس آیت کو بطور دلیل پیش کرتا ہے۔ تو چاہیے کہ دعویٰ بھی مستقل نبوت کا کرے۔ ورنہ دعویٰ پر دلیل منطبق نہ ہوگی۔ مثلاً اگر کوئی یہ کہے کہ میں کمپاؤڈر ہوں اس سے دلیل مانگی جائے تو وہ ایم۔بی بی ایس کی ڈگری دکھائے۔ تو اسے کہا جائے گا کہ بھائی تمہاری ڈگری تو تمہارا ڈاکٹر ہونا بتاتی ہے کمپاؤڈر ہو۔ دعویٰ غیر مستقل نبوت کا اور دلیل مستقل نبوت کی۔

۸۔ علمائے کرام چونکہ الحمد للہ کسی کو کافر کہنے سے حتی الوسع گریز کرتے ہیں۔ اور پہلے بھی کرتے تھے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکا مرزا کی خرافات کو صحت پر لاکر درگزر کرتے رہے۔ مرزا اتنا انصاف پسند نکلا کہ علماء کے درگزر کرنے کو حمایت سمجھا پھر جب مرزا کے دعاوی حد سے بڑھ گئے تو علماء کو مجبوراً فتویٰ دینا پڑا۔ مرزا اس پر برہم پڑا کہ یہ تو وہی لوگ ہیں جو میری حمایت کرتے اور مجھے اچھا سمجھتے تھے۔ اور فقد لبثت فیکم سے استدلال باطل ہو گیا۔

سوال: جھوٹے نبی کی گردن ہمیشہ کاٹ دی جاتی ہے اللہ فرماتے ہیں۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل الخ مگر مرزا صاحب اپنی پوری عمر کو پہنچے۔

جواب: "بعض الاقاویل" کا معنی (قولوں میں سے بعض) یعنی اس کے دعوے سچے ہوں اور ان سچے قولوں میں بعض جھوٹے ملا دیئے تو اس کی رگ گردن کاٹ دی جائے۔ مرزا جب دعویٰ نبوت میں ہی جھوٹا تھا تو اس کے بعض اقوال کے جھوٹا ہونے کا کیا مطلب؟ جھوٹے نبی اس آیت سے مستثنیٰ ہیں۔

۲۔ اس آیت کا ترجمہ مرزا بشیر الدین جو مرزا قادیانی کا بیٹا تھا اس سے سنئے۔ "اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا۔ خواہ ایک ہی کیوں نہ ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگ گردن کاٹ دیتے" اس ترجمہ میں "یہ شخص" سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے نہ کہ بعد کے کذابوں کے لیے۔

۳۔ مرزا کا دعویٰ ہے کہ جھوٹے نبی کو تئیس ۲۳ سال تک مہلت نہیں ملتی۔ حالانکہ بہاء اللہ بعد از دعویٰ نبوت چالیس سال تک زندہ رہا" بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ۱۲۶۹ھ میں کیا اور وہ ۱۳۰۹ تک زندہ رہا۔" (الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء) منقول از محمدیہ پاکٹ بک) مرزائیوں کو چاہیے کہ بہاء اللہ کو سچا نبی تسلیم کریں مرزا کو اللہ تعالیٰ نے مہلت نہیں دی مرزائیوں کے اپنے قول کے مطابق مرزا جی نے ۱۸۹۱ء میں دعویٰ نبوت مارا تھا۔ اور ۱۹۰۸ء کو جہنم کی طرف سدھارے اسی طرح یہ کل عرصہ ۱۸ سال کا بنتا ہے۔

۵۔ اصل بات یوں ہے کہ مرزا کا حال ساری زندگی یہ رہا کہ کبھی کہتا میں نبی ہوں، کبھی کہتا مجدد ہوں، کبھی آدم، نوح، موسیٰ، عیسیٰ بن بیٹھتے۔ اس رنگ بدلنے کی وجہ سے آج بھی مرزائیوں کی لاہوری جماعت مرزا کو نبی نہیں مانتی بلکہ صرف مجدد مانتی ہے۔

۶۔ جب مرزا نے کھل کر نبوت کا دعویٰ کیا تو موت نے فوری طور پر مرزا کو دست اور قے کی حالت میں جا لیا۔ گویا مرزا کی رگ گردن کاٹ دی گئی۔

سوال: حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں "قولوا انا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ" خاتم النبیین کہو مگر لا نبی بعدہ نہ کہو"

جواب: افسوس کی بات ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے منہ مبارک کے الفاظ "لا نبی بعدی" سنائے جائیں تو ان کی تحریف و تاویل کر دی جاتی ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غیر مستند قول جو احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اس کو بغیر کسی تاویل کے ہمارے سامنے رکھ دیا جاتا ہے۔ مسلم، بخاری، ترمذی، النسائی، مسند احمد وغیر کتب کثیرہ میں متواتر احادیث کے مقابلہ میں ایک مجہول الاسناد قول کیا حیثیت رکھتا ہے۔ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ختم نبوت کی حدیث بھی مروی ہے۔ چنانچہ کنز العمال میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد نبوت کے اجزاء میں سے سوائے مبشرات کے کوئی جزو باقی نہیں رہا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں۔ فرمایا اچھا خواب جس کو مسلمان خود دیکھے یا کوئی دوسرا اس کے لیے۔ (انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء) عن عائشہ مرفوعاً (کذا فی الکنز بحوالہ الدیلمی / تکملہ مجمع البحار ص ۸۵) پر عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قول کی یوں وضاحت فرمائی گئی ہے۔

"اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے جو یہ منقول ہے کہ وہ فرماتی ہیں آپ کو خاتم النبیین کہو لا نبی بعدہ نہ کہو ان کا یہ ارشاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے پیشِ نظر تھا۔"

اس عبارت سے صاف واضح ہو گیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مطلب یہ تھا کہ چونکہ خاتم النبیین کے لفظ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا صاف واضح ہو جاتا ہے۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے پیشِ نظر لا نبی بعدی نہ کہا جائے تاکہ کوئی مرزائی دماغ کا آدمی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کے خلاف سمجھ لے۔

قم ز کچھ ہو کر لا نبی بعدہ میں "لا" نبوت کاملہ کی نفی کے لیے ہے۔ اگر لا نبی بعدہ کہنے سے منع کر دیا جائے تو پھر اس کا مطلب یہ ہو گا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے کمال کا اثبات ہو گیا۔ مرزائی مفسر محمد علی لاہوری ترجمۃ القرآن ص ۱۴۱۵ جلد ۳ پر لکھتا ہے "ایک قول حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پیش کیا جاتا ہے۔ جس کی کوئی سند نہیں "قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ" آگے محمد علی لاہوری لمبی بحث کرتا ہے۔ اور اس قول کا بہانہ ختم نبوت سے ہٹانا ہے۔

(جاری ہے)

بقیہ : ناموس رسالتؐ

پہنچ گئی تھی۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک ظاہر ہو گئے تھے۔ خوش قسمت نور الدین زنگی نے قدم مبارک کو بوسہ دیا۔ آنکھوں پر رکھا اور پھر قبر مبارک بند کر دی باہر نکلے دونوں خبیثوں کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اب ان کی سزا کا مسئلہ سامنے آیا۔ تاریخ میں اپنی قسم کا انوکھا مجرم تھا۔ اس لیے شرعی سزا کی تلاش شروع ہوئی۔ اسلام کا عدل تقاضی تھا کہ مسئلہ طلب کیا جائے اور قانون کے اندر سزا دی جائے۔ فتویٰ طلب کیا گیا۔ علماء متفکر ہوئے۔ قرآن و حدیث میں اس مجرم کی سزا تلاش کرنے لگے۔ اتنے میں ایک نوجوان حافظ نے اٹھ کر فرمایا ایسے صاف مسئلے میں تردد کیوں کرتے ہو۔ اس کے لیے تو قرآن مجید میں یہ صاف اور صریح حکم موجود ہے ترجمہ: خبردار! تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ دیا اور پیغمبرؐ کو نکالنے کا ارادہ کیا اور انہوں نے پہلے تم سے عہد شکنی کی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو۔ اللہ زیادہ حقدار ہے کہ تم ان سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو ان سے لڑو تاکہ اللہ تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے کر ان کو ذلیل کر دے اور تمہیں ان پر غلبہ دے اور مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈا کر دے۔

سلطان نور الدین زنگی بہت خوش ہوئے۔ اور ان کتوں کی گردن کاٹ دی۔ اور روضۂ اقدس کے اردگرد زمین میں پانی تک سیسے کی دیوار چنوا دی۔ اور اس طرح خداوند تعالیٰ نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کی خوفناک سازش سے بچا لیا۔ یہ رب کی امداد ان کے ساتھ تھی۔

بقیہ : انتخاب لاجواب

صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ ہدایت بھی اپنی اہلیہ کو بتا دی وہ زیرک اور دور اندیش خاتون تھیں فوراً سمجھ گئیں کہ حضورؐ کی اس ہدایت کا کیا مطلب ہے۔ ان کی اہلیہ نے کہا۔ "اگر فرمان نبویؐ کی تعمیل مقصود اور رضائے نبویؐ مطلوب ہے تو اسے آزاد کر دو۔" ابو الہیثم نکتہ سمجھ گئے اور فوراً قیدی کو آزاد کر دیا۔ اس واقعہ کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپؐ بہت خوش ہوئے اور دونوں کی فرزانگی کی تعریف فرمائی۔

بقیہ : شجاعت نبویؐ

ہے۔ جن کے ساتھ تیرا اللہ ہے۔ اس سے بڑھ کر اور دلیری کیا ہو سکتی ہے دشمن غار کے دہانے پر موجود ہے لیکن آپؐ کو کوئی ڈر ہے نہ غم۔ آپ کی بہادری کے سینکڑوں واقعات احادیث و سیرت کی کتابوں میں موجود ہیں۔ سخت سے سخت بڑے سے بڑے معرکے میں بھی آپؐ ثابت قدم اور استقلال و بہادری سے میدان میں موجود ہیں جب بڑے بڑے بہادر، سورماؤں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے۔ لیکن اس وقت آپؐ کی ذات ایسی ہوتی ہے جو میدان میں کوہ استقامت اور پیکر شجاعت ہوتی ہے۔

ابوجہل ایک تاجر سے گھوڑا خرید لیتا ہے لیکن رقم کی ادائیگی میں ہیرا پھیری ٹال مٹول سے کام لیتا ہے تاجر کئی بار ابوجہل کے پاس آتا ہے لیکن ابوجہل ہر بار ٹال دیتا ہے۔ اس مرتبہ جو وہ تاجر آیا تو خانہ دیہ قریش میں سے عاص بن عدی، عتبہ، شیبہ، ابو البختری، امیہ بن خلف اور کچھ دیگر افراد کعبہ میں جمع ہیں وہ تاجر کہتا ہے اے قریش کے فرزندو! میں ایک مسافر ہوں ابوالحکم نے مجھے پھنسا دیا اور میرا حق دبا لیا میں تمہارا احسان مند ہوں گا۔ تاجر قریش سے یہ بات چیت کر ہی رہا تھا کہ ادھر سے نبی کریمؐ تشریف لا رہے تھے۔ قریش اس تاجر سے کہتے ہیں کہ یہ جو شخص آ رہا ہے یہ تم کو ابوالحکم کے پاس لے جائے گا اور حق بھی وصول کر دے گا۔ قریش کا مقصد نعوذ باللہ آپؐ کی توہین تھی کہ جب آپ اس تاجر کو لے کر ابوجہل کے پاس پہنچیں گے تو وہ آپ کی تذلیل کرے گا۔

سوداگر کو شک ہوا اور کہا آپ مجھ سے مذاق تو نہیں کر رہے۔ قریش نے لات و عزیٰ کی قسمیں اٹھائیں کہا نہیں ایسی بات نہیں ہم تو تمہارا بھلا چاہتے ہیں اور تم ہم پر شک کرتے ہو۔ ولید بن مغیرہ مزید اطمینان دلاتا ہے کہ ابوالحکم کے سامنے صرف یہی شخص (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) ہی جا سکتا ہے۔ تاجر جلدی جلدی قدم اٹھاتا ہوا آپؐ کی خدمت میں پہنچتا ہے دست بستہ عرض کرتا ہے کہ میں ایک پردیسی ہوں مدت ہوئی ابوالحکم نے مجھ سے اونٹ خریدا تھا لیکن اس کی رقم دینے میں ہیرا پھیری سے کام لے رہا ہے یہ جو لوگ سامنے حرم میں بیٹھے ہیں انہوں نے مجھے قسم اٹھا کر کہا ہے کہ آپ ہی وہ شخصیت ہیں جو ابوالحکم سے میرا حق دلا سکتے ہیں لہٰذا میرے ساتھ قدم رنجہ فرمائیں اور میرا حق دلا دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ان لوگوں پر نظر ڈالتے ہیں تو تمام بڑے بڑے قریش سردار حرم میں بیٹھے ہوئے

ہیں اور آپس میں دبی دبی سرگوشیوں میں مصروف ہیں اور ہنس رہے ہیں کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابوالحکم کے گھر جائیں گے تو ابوالحکم کیا سلوک کرے گا خوب مزہ ہی آئے گا آپ تبسم فرماتے ہیں اور اس تاجر کو لے کر ابوجہل کے گھر روانہ ہو جاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں ضرور تمہارا حق دلواؤں گا۔ آگے آگے آپ ہیں اور پیچھے تاجر ہیں ابوجہل کے دروازے پر پہنچ کر دستک دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابوالحکم ذرا باہر آؤ۔ ابوالحکم کون! حضورؐ فرماتے ہیں کہ میں محمدؐ ہوں۔ ابوجہل دروازہ کھولتا ہے تو آپ کو دیکھ کر چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے اور سخت گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے اور پوچھتا ہے آپ کیسے آئے۔ آپ تاجر کی طرف اشارہ فرماتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ آپ نے اس تاجر کی کچھ رقم دینی ہے ابوجہل خاموش ہے آپ تحکمانہ لہجہ میں فرماتے ہیں اس کی رقم فوراً ادا کرو۔ ابوجہل پر لرزہ طاری ہے اور کانپ رہا ہے فوراً اندر جاتا ہے اور پوری رقم لا کر تاجر کے حوالے کر دیتا ہے۔ آپ اپنے گھر واپس تشریف لے آتے ہیں اور تاجر نہایت خوش و خرم حرم شریف میں پہنچتا ہے ادھر قریش منتظر ہیں کہ دیکھو کیا خبر آتی ہے لیکن تاجر سارا ماجرہ سناتا ہے تو قریش ہکا بکا رہ جاتے ہیں کچھ دیر بعد جب ابوجہل حرم میں پہنچتا ہے تو قریش اس سے کہتے ہیں تیرا ستیاناس ہو تجھے کیا ہو گیا تھا کہ محمد کے ڈرانے پر گیا وات و عزیٰ کی قسم تو تو بزدل نکلا! ابوجہل نہایت گھبرا کر کہنے لگا تم اپنی ہی بکتے چلے جاؤ گے یا میری بھی سنو گے جب محمدؐ میرے دروازے پر گیا اور میں باہر نکلا تو کسی نادیدہ طاقت نے مجھے ہیبت میں مبتلا کر دیا اور میرے اوسان خطا ہو گئے اور نادیدہ قوت کا خوف طاری ہو گیا اور میں نے مجبور ہو کر رقم ادا کر دی، اندازہ کریں کہ قریش نے تو جان بوجھ کر آپؐ کو ابوجہل کی طرف بھیجنے کی کوشش کی تھی اور آپؐ بھی سمجھتے تھے کہ قریش نے کس وجہ سے اس تاجر کو میرا نام بتایا ہے لیکن آپ کی شجاعت ہی تھی کہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے تاجر کے ساتھ فوراً ابوجہل کے پاس جانے کے لئے تیار ہیں۔ انبیاء علیہم السلام میں تمام صفات حسنہ بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں نبی تمام مخلوق سے زیادہ حسین و جمیل، علم و حلم، شجاعت و دلیری، شرافت و نجابت، جود و سخا، صبر و استقامت کا مرقع و مجسمہ ہوتے ہیں۔

بقیہ : مکالمہ

شیطان! میرے بھیجے ہوئے نبی کا گہ" پاکیزہ" کلام کتاب سے پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرو ـــــ تمام بیماریاں ختم ہو جائیں گی۔

قارئین کرام! یہ ہے وہ انداز گفتگو جو گاڈ اور چیلے کے درمیان ہوتا ہوگا۔

بقیہ : جھوٹ کیا ہے؟

فرمان خداوندی ہے " میں ہی کائنات میں معبود ہوں اور میں ہی قابل پرستش ہوں۔ جب میں راضی ہو جاؤں تو خیر و برکت سے مالا مال کر دیتا ہوں اور میری برکت بے کراں ہوتی ہے (امام احمد نے کتاب الزہد میں یہ قول نقل کیا ہے)

آنحضورؐ نے فرمایا کیا میں آپ لوگوں کو سب سے بڑے اور عظیم گناہ کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں ضرور فرمائیے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ۱۔ شرک ۲۔ والدین کی نافرمانی ۳۔ جھوٹی گواہی (بخاری شریف)

چار گناہ کبیرہ زبان سے متعلق ہیں۔ ۱۔ جھوٹی گواہی ۲۔ جھوٹی قسم ۳۔ پاک دامن عورت پر تہمت لگانا ۴۔ جادو

گناہ کا شر و فساد اور اس کی جرأت و جسارت اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ سورت طور میں ہے اور نہیں پیدا کیا میں نے جن کو اور آدمی کو مگر تاکہ عبادت کریں میری۔

انسان کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت لازم اور ضروری ہے۔ دنیا و آخرت میں کامیابی کا یہی ایک راستہ ہے اور اس کے لئے اعمال صالحہ کی ضرورت ہے زبان کی حفاظت ایک نیک عمل ہے حضرت معاذؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض۔ وہ کونسا عمل ہے۔ جو جنت میں لے جائے گا۔ اور دوزخ سے بچائے گا۔ تو آپ نے زبان مبارک پکڑ کر فرمایا اسے قابو میں رکھیے۔ ترمذی شریف میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت ہوا دوزخ میں زیادہ لوگ کس وجہ سے داخل ہوں گے؟ فرمایا زبان اور فرج کی وجہ سے۔

مسلم شریف میں ہے کہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے شخص کسی امر کی گواہی اور کسی موقع پر موجود ہو تو بات درست ہے یا خاموش رہے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔

سورت یٰسین میں ارشاد خداوندی ہے اے اولاد آدم کیا میں نے تمہیں تاکید نہ کر دی تھی کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہ سیدھا راستہ ہے۔

جھوٹ نیک اعمال کے لئے تیز دھار نشتر ہے اور تمام اعمال اور انسان کے کردار کو برباد کر دیتا ہے۔ خدا ہم سب کو اس بیماری سے محفوظ رکھے

بقیہ : سیرت کے نمونے

طرف جواب میں پھول برسائے جاتے ہیں۔ کیا شان ہوتی ہے غزوہ اُحد میں چہرہ خون آلود ہے آپؐ خون کو نیچے نہیں گرنے دیتے کپڑے سے پونچھ لیتے ہیں کہیں قوم پر خدا کا عذاب نہ ٹوٹ پڑے اشاعت اسلام اخلاق حمیدہ سے ہوئی ہے تلوار سے نہیں۔

تجزیہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کل اسی جنگیں ہوئی ہیں۔ جن میں مقتولین کی تعداد ۱۰۱۸ ہے مسلمان ۲۵۹ شہید ہوئے اور کفار ۷۵۹ قتل ہوئے جنگ عظیم اول ۱۹۱۴ء میں مقتولین کی تعداد ۷۰ لاکھ ہے۔ زخمی لاتعداد دوسری جنگ عظیم میں چھ کروڑ ہلاک ہوئے اور ۱/۲ ۲ کروڑ لوگ ناکارہ ہوئے اتنی بڑی تباہی کے بعد امن و سکون نصیب نہیں دامن مصطفےٰ سے جو بھی وابستہ ہوا جیتے جی جنت میں پہنچ جاتا ہے الغرض آپؐ کی سیرت طیبہ کامیابی و کامرانی کی کسوٹی ہے۔

غلام احمد قادیانی علامہ اقبالؒ کی نظر میں

عصرِ من پیغمبرے ہم آفرید — آنکہ در قرآں بجز خود را ندید

میرے زمانے نے ایک نبی بھی پیدا کیا — جس کو اپنے سوا قرآن میں کچھ نظر نہ آیا

تن پرست و جاہ مست و کم نگاہ — اندرونش بے نصیب از لا الٰہ

خود پسند، عزت چاہنے والا، کوتاہ نظر — اس کا دل لا الٰہ سے خالی ہے

در حرم زاد و کلیسا را مرید — پردۂ ناموسِ ما را بر درید

مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا اور عیسائیوں کا غلام بنا — اس نے ہماری ناموس کے پردے کو چاک کرایا

دامنِ او گرفتن ابلہی است — سینۂ او از دلِ روشن تہی است

اس سے عقیدت رکھنا حماقت ہے — اس کا سینہ دل کی روشنی سے خالی ہے

الحذر ! از گرمیٔ گفتارِ او — الحذر ! از حرفِ پہلو دارِ او

اس کی چرب زبانی سے بچو — اس کی چالبازانہ باتوں سے بچو،

شیخِ او لردِ فرنگی را مرید — گرچہ گوید از مقامِ بایزید

اس کا پیر شیطان لردِ فرنگی کا غلام ہے — اگرچہ وہ کہتا ہے کہ میں بایزید کے مقام سے بول رہا ہوں

گفت دین را رونق از محکومی است — زندگانی از خودی محرومی است

وہ کہتا ہے کہ غلامی میں ہی دین کی رونق ہے — اس کی زندگی خودی سے محروم ہے

دولتِ اغیار را رحمت شمرد

غیروں کی دولت کو وہ رحمت جانتا ہے

رقصہا گردِ کلیسا کرد و مُرد

اس نے گرجا کے گرد رقص کیا اور مر گیا

INTERNATIONAL
WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered No. M-166

ہر گلی مدینے کی

سکونِ قلب حزیں ہر گلی مدینے کی
جوابِ خلدِ بریں ہر گلی مدینے کی

دل و نگاہ پہ گرتی ہے بارشِ انوار
مثالِ ماہ مبیں ہر گلی مدینے کی

فروغ صبحِ ازل نے اسی سے پایا ہے
نگارِ شام حسیں ہر گلی مدینے کی

سما گیا ہے نگاہوں میں پیکر نوریں
ہے میرے دل کے قریں ہر گلی مدینے کی

ہے نقشِ پائے رسولِ خدا کی برکت سے
متاعِ ذوق و یقیں ہر گلی مدینے کی

جلال و سطوتِ اسلام کی نشانی ہے
امینِ عظمتِ دیں ہر گلی مدینے کی

اسی کا دل میں تصور ہے رات دن حافظ
ہے ایک نقشِ حسیں ہر گلی مدینے کی

حافظ لدھیانوی